الحديث

عُمدَةُ البَيان

فِي

عَظمَةِ سَیِّدِ وُلدِ عَدنان ﷺ

(حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اختیارات)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

عُمدَۃُ البَیَان

فِي

عَظَمَۃِ سَیِّدِ وَلَدِ عَدُنَان ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور اِختیارات﴾

تحقیق و تخریج:

حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرُبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱ / ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چِٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴ / ۰ ۷ ۹-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چِٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چِٹھی نمبر س ت / اِنتظامیہ ۶۳-۶۱-۸۰ / ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

نام کتاب	:	عُمدَةُ الْبَيَان في عَظَمَةِ سَيِّدِ وَلَدِ عَدنَان ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تخریج	:	حافظ ظہیر احمد الاسنادی، فیض اللہ بغدادی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اکتوبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت پریمئر کاغذ	:	-/110 روپے

۞ ۞ ۞

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

فہرس

بَابٌ فِي كَوْنِهِ مُتَصَرِّفًا فِي الْوُجُوْدِ بِإِذْنِ خَالِقِهِ ﷺ

﴿وجودِ کائنات میں حضور ﷺ کا باذنِ الٰہی متصرّف ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وفي كتاب: التفسير/القمر، باب: وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [٢،١]، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، باب: انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٧٦، الرقم: ١١٥٥٢-١١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٧، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٤/٤٢٠، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم في المستدرك، ٢/٥١٣، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبزار في المسند، ٥/٢٠٢، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسي في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشي في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤.

اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ اشْهَدْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اہلِ مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢/٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩-١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩-٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك في الموطأ،—

قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

وفي رواية: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ

.... ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعى فى المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الأسير أو الغريم يربط في المسجد، ١/ ١٧٦، الرقم: ٤٤٩، وفي كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: قول الله تعالى: ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أوّاب، ٣/١٢٦٠، الرقم: ٣٢٤١، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: وهب لي ملكا لا ـــ

تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾ [ص، ٣٨:٣٥] قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لأحمد: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ أَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّي حَتَّى يُنَاطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

وفي رواية: حَتَّى يُطِيْفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ ارشاد فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا تو میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سارے اسے دیکھتے لیکن

.... ينبغي لأحد من بعدي إنك أنت الوهّاب، ٤/١٨٠٩، الرقم: ٤٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، ١/٣٨٤، الرقم: ٥٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٤٣، الرقم: ١١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٩٨، الرقم: ٧٩٥٦، ٥/١٠٤، الرقم: ٢١٠٣٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣٢٨، الرقم: ٦٤١٩، والدارقطني في السنن، ١/٣٦٥، الرقم: ١٦۔

مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا ''کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسّر نہ ہو۔''

حضرت روح کا بیان ہے کہ اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔

امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے بھاگ نہ سکتا یہاں تک کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا، اہل مدینہ کے بچے اسے دیکھتے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''یہاں تک کہ اہلِ مدینہ کے بچے اس کے گرد چکر کاٹتے پھرتے۔''

٤/٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ

٤: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم فی الصحیح، کتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء فی الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبوداود فی السنن، کتاب: صلاة الاستسقاء، باب: رفع الیدین فی الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وفي الدعاء، ١/٥٩٦_ ٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧_

غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسُهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہلِ مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرداگرد برسو۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٥/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ

٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الأدب، باب: التبسم والضحك، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وفی کتاب: الدعوات، باب: الدعاء غير_

يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ

.... مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وفي كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي كتاب: الاستسقاء، باب: الاستسقاء في المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وفي باب: الاستسقاء في خطبة مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وفي باب: إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الاستسقاء، باب: الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢ـ٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: كيف يرفع، ٣/١٥٩ـ١٦٦، الرقم: ١٥١٥، ١٥١٧، ١٥٢٧ـ١٥٢٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥٥٨، الرقم: ١٨١٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم: ١٤٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٣/٢٧٢، الرقم: ٩٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٢، الرقم: ٤٩١١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٢١، الرقم: ٥٦٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٢٨، الرقم: ٢٩٢٢٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١/٣٢١، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٨٧، الرقم: ٥٩٢، وفي المعجم الكبير، ١٠/٢٨٥، الرقم: ١٠٦٧٣، وأبو يعلى في المسند، ٦/٨٢، الرقم: ٣٣٣٤ـ

الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّکَ يَحْبِسْهَا عَنَّا، فَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيئٌ. يُرِيْهِمُ اللهُ کَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگئے، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ بلند فرمائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لہٰذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہوگئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَلِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وفي باب: من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/ ٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب: الاستسقاء، باب: رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/ ١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/ ٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ کیا اٹھائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناۃ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۷. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُوْدِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيْكٍ رضی الله عنه،

:۷ أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: قتل أبی رافع عبدالله بن أبی الْحُقَيْقِ، ٤/ ١٤٨٢، الرقم: ٣٨١٣، والبيهقی فی السنن الکبری، ٩/ ٨٠، والأصبهانی فی دلائل النبوة، ١/ ١٢٥، وابن عبد البر فی الاستيعاب، ٣/ ٩٤٦، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ٢/ ٥٦، وابن کثير فی البداية والنهاية: ٤/ ١٣٩، وابن تيمية فی الصارم المسلول، ٢/ ٢٩٤۔

وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ، وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ...... (قَالَ: عَبْدُ اللهِ بْنُ عَتِيْكٍ رضی اللہ عنہ فِي قِصَّةِ قَتْلِ أَبِي رَافِعٍ) فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ: فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى قَدْ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ...... فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: ابْسُطْ رِجْلَكَ. فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا، فَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو رافع یہودی کی (سرکوبی کے لئے اس) طرف چند انصاری مردوں کو بھیجا اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ان پر امیر مقرر کیا۔ ابورافع آپ ﷺ کو تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ ﷺ کے (دین کے) خلاف (کفار کی) مدد کرتا تھا اور سرزمین حجاز میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا...... (حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ نے ابورافع یہودی کے قتل کی کارروائی بیان کرتے ہوئے فرمایا:) مجھے یقین ہوگیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ پھر میں نے ایک ایک کرکے تمام دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ زمین پر آرہا۔ چاندنی رات تھی میں گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی تو میں نے اسے عمامہ سے باندھ دیا ...... پھر میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پاؤں آگے کرو۔ میں نے پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر دستِ کرم پھیرا تو (ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ گئی اور) پھر کبھی درد تک نہ ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۸/۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاکَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِکَ، ثُمَّ رَأَيْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے نمازِ کسوف پڑھائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی تھی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: صفة الصلاة، باب: رفع البصر إلی الإمام فی الصلاة، ۱/۲۶۱، الرقم: ۷۱۵، وفی کتاب: الکسوف، باب: صلاة الکسوف جماعة، ۱/۳۵۷، الرقم: ۱۰۰٤، وفی کتاب: النکاح، باب: کفران العشير، ٥/۱۹۹٤، الرقم: ٤۹۰۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: الکسوف، باب: ما عرض علی النبی ﷺ فی صلاة الکسوف من أمر الجنة والنار، ۲/٦۲۷، الرقم: ۹۰٤، والنسائی فی السنن، کتاب: الکسوف، باب: قدر قراءة فی صلاة الکسوف، ۳/۱٤۷، الرقم: ۱٤۹۳، وفی السنن الکبری، ۱/٥۷۸، الرقم: ۱۸۷۸، ومالك فی الموطأ، ۱/۱۸٦، الرقم: ٤٤٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/۲۹۸، الرقم: ۲۷۱۱، ۳۳۷٤، وابن حبان فی الصحيح، ۷/۷۳، الرقم: ۲۸۳۲، ۲۸٥۳، وعبد الرزاق فی المصنف، ۳/۹۸، الرقم: ٤۹۲٥، والبيهقی فی السنن الکبری، ۳/۳۲۱، الرقم: ٦۰۹٦، والشافعی فی السنن المأثورة، ۱/۱٤۰، الرقم: ٤۷۔

اسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَالَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا

٩: أخرجه البخاري فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفی كتاب: المغازی، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفی كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفی كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمی فی السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلی فی المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن جعد فی المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

ہوا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۰/ ۱۰. عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور

۱۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/ ۱۳۱۱، الرقم: ۳۳۸٤۔

ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَا أَجْعَلُ لَکَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ، فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا. قَالَ: إِنْ شِئْتِ قَالَ: فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا کَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي کَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا، حَتَّى کَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ، حَتَّى اسْتَقَرَّتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: البيوع، باب: النجار، ٢/٧٣٨، الرقم: ١٩٨٩، وفی کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١٤، الرقم: ٣٣٩١-٣٣٩٢، وفی کتاب: المساجد، باب: الاستعانة بالنجار والصناع فی أعواد المنبر والمسجد، ١/١٧٢، الرقم: ٤٣٨، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٦)، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧، والنسائی فی السنن، کتاب: الجمعة، باب: مقام الإمام فی الخطبة، ٣/١٠٢، الرقم: ١٣٩٦، وابن ماجه فی السنن، کتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: ما جاء فی بدء شأن المنبر، ١/٤٥٤، الرقم: ١٤١٤-١٤١٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٢٢٦، والدارمی نحوه فی السنن، ١/٢٣، الرقم: ٤٢، وابن خزيمة فی الصحيح، ٣/١٣٩، الرقم: ١٧٧٦-١٧٧٧، وعبد الرزاق فی المصنف، ٣/١٨٦، الرقم: ٥٢٥٣، وابن حبان فی الصحيح ١٤/٤٣،٤٨، الرقم: ٦٥٠٦، وأبو يعلی فی المسند، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٨٤۔

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے تشریف فرما ہونے کے لئے کوئی چیز نہ بنوا دوں؟ کیونکہ میرا غلام بڑھئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (بنوا دو)۔ اس عورت نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا۔ جمعہ کا دن آیا تو حضور نبی اکرم ﷺ اسی منبر پر تشریف فرما ہوئے جو تیار کیا گیا تھا لیکن (حضور نبی اکرم ﷺ کے منبر پر تشریف رکھنے کی وجہ سے) کھجور کا وہ تنا جس سے ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے (ہجر و فراق رسول ﷺ میں) چلّا (کر رو) پڑا یہاں تک کہ پھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے اتر آئے اور کھجور کے ستون کو گلے سے لگا لیا۔ ستون اس بچہ کی طرح رونے لگا، جسے تھپکی دے کر چپ کرایا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے سکون آ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٢/١٢. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه فِي رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى نَزَلَ وَادِيًا أَفْيَحَ. فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ.

١٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: الزهد والرقائق، باب: حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٤/٢٣٠٦، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٤٥٥ـ ٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقی فی السنن الكبری، ١/٩٤، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني فی دلائل النبوة، ١/٥٣ـ٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر فی التمهيد، ١/٢٢٢، والخطيب التبريزی فی مشكاة المصابيح، ٢/٣٨٣، الرقم: ٥٨٨٥ـ

فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتَّى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، قَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ يَسَارِكَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَعَمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ ...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہو پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے، میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول

اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۱۳. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ! قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ. وَاللهِ، لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، باب: جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، ۱/ ۳۸۵، الرقم: ۵۴۲، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، باب: لعن إبليس التعوذ بالله منه في الصلاة، ۳/۱۳، الرقم: ۱۲۱۵، وفي السنن الكبرى، ۱/۱۹۶، الرقم: ۵۴۹، وأحمد بن حنبل فى المسند، ۵/۱۰۵، الرقم: ۲۱۰۴۴، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۵۰، الرقم: ۸۹۱۔

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے: أعوذ باﷲ منک (میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پھر فرمایا: میں تین بار تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں، پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے نماز میں ایسے کلمات سنے جو پہلے کبھی نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس (العیاذ باللہ) میرا منہ جلانے کے لیے انگارے لے کر آیا تو میں نے تین بار کہا: أعوذ باﷲ منک۔ پھر میں نے تین بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا بخدا! اگر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے رہتے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٤/١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَاشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ وَقَالَ أَنَسٌ: فَأَخْبَرَنِي

١٤: أخرجه مسلم نحوه في الصحيح، كتاب: صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٨١، الرقم: ١٢٧٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/١٨٨، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٣٨٧، الرقم: ٥٧٩٨۔

أَبُوطَلْحَةَ: أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذَا؟ فَقَالُوا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا: میں تم میں سب سے زیادہ محمد مصطفیٰ کو جاننے والا ہوں میں ان کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا وہ اس جگہ آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس (لاش) کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور امام احمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۱۵. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتَّى

۱۵: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲۴/۱۴۷، الرقم: ۳۹۰، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۸/۲۹۷، والذهبی فی میزان الاعتدال، ۵/۲۰۵، وابن کثیر فی البداية والنهاية، ۶/۸۳، والقاضی عياض فی الشفاء، ۱/۴۰۰، والسيوطی فی الخصائص الکبری، ۲/۱۳۷، والحلبی فی السيرة الحلبية، ۲/۱۰۳، والقرطبی فی الجامع لأحکام القرآن، ۱۵/۱۹۷۔

غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء

.... رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقه ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (۲/۹، ٤/۳۸۸۔ ۳۸۹) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (کشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي: فی الخصائص الکبری (۲/۱۳۷): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبرانی بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (۱/۱۹۳): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي فی شرحه على صحيح مسلم (۱۲/۵۲): ذکر القاضی رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين ...... ذکر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اس حدیث کو امام طحاوی اور طبرانی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں، اور اس حدیث کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٦/١٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/ ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم: ٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٤٨، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٣٩٤، الرقم: ٥٩٢٤۔

آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعتِ رسول کا یہ منظر) دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷/۱۷. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ الْكَلِبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ

۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۱۵۸، الرقم: ۱۲۶۳۵، والدارمی فی السنن، باب: (٤)، ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ۱/۲۲، الرقم: ۱۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/۸۱، الرقم: ۹۱۸۹، وعبد بن حميد فی المسند، ۱/۳۲۰، الرقم: ۱۰۵۳، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ۵/۲۶۵، الرقم: ۱۸۹۵، والمنذری فی الترغيب والترهيب، ۳/۳۵، الرقم: ۲۹۷۷، والحسينی فی البيان والتعريف، ۲/۱۷۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/٤، ۹، والمناوی فی فيض القدير، ۵/۳۲۹۔

بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتَّى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتَّى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَکَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ؟ وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی لانے کے لئے) استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور اب وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور نہ ہی خود سے کوئی کام لینے دیتا ہے، ہمارے کھیت کھلیان اور باغ پانی کی قلت کے باعث سوکھ گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اٹھو، پس سارے اٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ باغ میں داخل ہوئے درانحالیکہ اونٹ ایک کونے میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا

یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقل بھی رکھتے ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اس کی اس عظیم قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اسے بیوی پر حاصل ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل، اور اس سے ملتی جلتی حدیث امام دارمی اور طبرانی نے راویت کی ہے، اور اس کی سند حسن ہے۔

١٨/١٨. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يَدْرِي أَيَّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

١٨: أخرجه أبو يعلى فی المسند،٣/١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وأبوعوانة فی المسند، ٤/ ٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ١/ ١٨٧، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، والعسقلانی فی تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وفی الإصابة، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع فی معجم الصحابة، ٢/٣٦١، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٣/ ٢٩١۔

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہوئی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی، ابو عوانہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۹/۱۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ اخْتَلَجَ وَجْهُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: كُنْ كَذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (منافقین میں سے) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتا تھا اور آپ ﷺ جب کوئی کلام فرماتے تو وہ (بوجہ بغض وعناد اور نقلیں اتارنے کے لئے) اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (بار بار یہ حرکت کرتے دیکھ کر) فرمایا: اسی طرح ہو جاؤ، پس وہ مرتے دم تک اسی طرح اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا رہا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۹: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۶۷۸، الرقم: ۴۲۴۱، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۳۷، الرقم: ۱۱، والجزري في النهاية في غريب الأثر، ۲/۶۰۔

٢٠/ ٢٠. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: أَحْرَقَ الْمُشْرِكُوْنَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی الله عنه بِالنَّارِ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمُرُّ بِهِ وَيُمِرُّ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ: يَا نَارُ، كُوْنِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو آگ میں جلا (کر اذیت) دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا دستِ اقدس ان کے سر پر پھیرتے اور (حکم) فرماتے: اے آگ، عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جیسا کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (سلامتی والی) ہوگئی تھی (تو وہ آگ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جلاتی نہیں تھی) اور (آپ ﷺ فرماتے: اے عمار!) تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔''

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٠: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٢٤٨، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٣٧٢/٤٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٤٤٣/١، والعيني في عمدة القاري، ١٩٧/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٤/٢، والحلبي في السيرة، ٤٨٣/١۔

بَابٌ فِي كَوْنِهِ مُخْتَارًا فِي التَّشْرِيْعِ نِيَابَةً عَنْ خَالِقِهِ ﷺ

﴿نیابتِ الٰہی میں حضور ﷺ کے تشریعی اختیارات کا بیان﴾

١/٢١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. اَللَّهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لهما: **قَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا**

٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: أحاديث الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ٣/١٢٣٢، الرقم: ٣١٨٧، وفي كتاب: الأطعمة، باب: الحيس، ٥/٢٠٦٩، الرقم: ٥١٠٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٢/٩٩١، الرقم: ١٣٦١، ١٣٦٣، ١٣٦٥، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في فضل المدينة، ٥/ ٧٢١، الرقم: ٣٩٢٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: المناسك، باب : فضل المدينة ، ٢/١٠٣٩، الرقم: ٣١١٣، ومالك في الموطأ، كتاب، الجامع، باب: ما جاء في تحريم المدينة، ٢/٨٨٩، ١٥٧٦، الرقم: ١٦٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤٩، الرقم: ١٢٥٣٢، ١٢٦٣٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣۔

حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ.

وفي رواية لابن ماجه: قَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُکَ وَنَبِيُّکَ وَإِنَّکَ حَرَّمْتَ مَكَّةَ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيْمَ وَأَنَا عَبْدُکَ وَنَبِيُّکَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پہاڑیوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور بخاری و مسلم کی ہی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔‘‘

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے دوست اور نبی ہیں، اور بے شک تو نے مکہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے حرم بنایا، اور میں تیرا بندہ اور نبی ہوں اور بے شک میں ان دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔‘‘

٢٢/٢. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهَذِهِ الصَّحِيْفَةُ

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: حرم المدينة ٢/ ٦٦١، الرقم ١٧٧١، في كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: ذمة المسلمين —

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية أخرى للبخاري: عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ رضي الله عنه: أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ قَالَ: نَعَمْ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. وفي رواية لأحمد: قَالَ: لَا يُحْمَلُ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس کوئی اور چیز نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ کے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ حرم ہے، عائر سے فلاں جگہ تک۔ جو اس میں کوئی بدعت نکالے یا بدعتی کو پناہ دے تو اُس پر اللہ تعالیٰ،

.... وجوارهم واحدة يسعى بها أدناهم، ٣/١١٥٧، الرقم: ٣٠٠١، وفي باب: إثم من آوى محدثا، ٦/٢٦٦٥، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبي فيها بالبركة، ٢/٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، ١٣٧٠، ١٣٧١، وفي كتاب: العتق، باب: تحريم تولى العتيق غير مواليه، ٢/١١٤٧، الرقم: ١٣٧٠، والترمذي في السنن، كتاب: الولاء والهبة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فيمن تولى غير مواليه أو ادعى إلى غير أبيه، ٤/٤٣٨، الرقم: ٢١٢٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٢٧٧-٤٢٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٨١،١٢٦، الرقم: ٦١٥، ١٠٣٧، ٣/٢٤٢، الرقم: ١٣٥٦٤، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/١٩٣۔

فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ نہ اُس کی کوئی فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ نفلی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور امام بخاری کی ایک روایت میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، یہاں سے لے کر وہاں تک (یعنی دونوں پہاڑوں کے درمیانی وادی میں سے) کوئی درخت نہیں کاٹا جائے گا، جو اس میں کوئی بدعت پیدا کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔‘‘

اور امام احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اس میں لڑائی کے لئے اسلحہ اُٹھانے کی اجازت بھی نہیں ہوگی۔‘‘

٣/٢٣. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت

٢٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعا النبي ﷺ فيها بالبركة، ٩٩٢/٢، الرقم: ١٣٦٢-١٣٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٨٦/٢، الرقم: ٤٢٧٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٨١/١، ١٨٤، الرقم: ١٥٧٣، ١٦٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٥٨/٢، الرقم: ٦٩٩، ١١٣/٤، الرقم: ٢١٥١، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٩١/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٩٧/٥، الرقم: ٩٧٤١، ٩٧٤٥، والدورقي في مسند سعد، ٨٢/١، الرقم: ٣٨.

ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں، مدینہ کی دونوں پتھریلی اطراف کے درمیان کسی درخت کو کاٹا جائے گا نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٤. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا. لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں دو کالے پتھروں والے میدانوں کے درمیان مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ وہاں کوئی درخت اور جھاڑی کاٹی جائے اور نہ ہی وہاں کوئی جانور شکار کیا جائے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى

٢٤: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٩٩٢/٢، الرقم: ١٣٦٢، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١٨٤/١، والعسقلانى فى فتح البارى، ٨٤/٤، والزرقانى فى شرحه على موطأ الإمام مالك، ٢٨٣/٤، والنووى فى شرحه على صحيح مسلم، ١٣٦/٩۔

٢٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: حرم المدينة، ٦٦١/٢، الرقم: ١٧٦٨، وفى كتاب: الاعتصام بالكتاب و السنة، باب: إثم من آوى محدثا، ٢٦٦٥/٦، الرقم: ٦٨٧٦، ومسلم فى الصحيح،—

كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وهذا لفظ البخاري وزاد مسلم: لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلاً.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں کوئی فتنہ بپا کیا جائے جو اس میں فتنہ کا کوئی کام ایجاد کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں اور امام مسلم نے ان الفاظ کے اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: ’’قیامت کے دن اس کا فرض و نفل کچھ بھی قبول نہ ہو گا۔‘‘

٦/٢٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

.... كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبى ﷺ فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها وشجرها وبيان حدود حرمها، ٢/٩٩٤، الرقم: ١٣٦٦، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٥/١٩٧، الرقم: ٩٧٣٩، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/١٩٣۔

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب، الحرير في الحرب، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ٣/١٦٤٦، الرقم: ٢٠٧٦، والنسائي في السنن، كتاب: الزينة، باب: الرخصة في لبس الحرير،٨/٢٠٢، الرقم: ٥٣١٠ـ ٥٣١١، وفي السنن ــ

وَالزُّبَيْرِ رضي الله عنهما فِي قَمِيصٍ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرما دی تھی (حالانکہ عام مسلمان مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے) کیونکہ ان دونوں حضرات کے جسم پر خارش تھی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٧/٧. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ رضي الله عنهما شَكَوَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي الْقَمْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ فَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما

الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٥-٩٦٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٣٢٤٩-٣٢٥٠، والطيالسي في المسند، ١/٢٦٥، الرقم: ١٩٧٢، وأبو عوانة في المسند، ٥/٢٣٤، الرقم: ٨٥٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٦٨، الرقم: ٥٨٦٩-٥٨٧٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١٤/١٩٥۔

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: الحرير في الحرب، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: اللباس والزينة، باب: إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكة أو نحوها، ٣/١٦٤٧، الرقم: ٢٠٧٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٧٦، الرقم: ٩٦٣٧، وأبويعلى في المسند، ٦/٢٠، الرقم: ٣٢٥١، والطيالسى في المسند، ١/٢٦٥، الرقم: ١٩٧٣، وأبوعوانة في المسند، ٥/٢٣٥، الرقم: ٨٥٢٩۔

سے روایت کی ہے کہ ان دونوں حضرات نے بارگاہِ نبوت میں جوؤں کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے دونوں کو ریشمی کپڑا پہننے کی اجازت دے دی۔ ایک غزوہ میں، میں نے ان دونوں حضرات کو ریشمی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۸/ ۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: السواك يوم الجمعة، ١/ ٣٠٣، الرقم: ٨٤٧، وفي كتاب: الصوم، باب: سواك الرطب واليابس للصائم، ٢/ ٦٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الطهارة، باب: السواك، ١/ ٢٢٠، الرقم: ٢٥٢، والترمذي في السنن، كتاب: الطهارة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في السواك، ١/ ٣٤_٣٥، الرقم: ٢٢_٢٣، وفي كتاب: الصلاة عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في تأخير صلاة العشاء الآخرة، ١/ ٣٠١، الرقم: ١٦٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الطهارة، باب: السوك، ١/ ١٢، الرقم: ٤٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: السواك، ١/ ١٠٥، الرقم: ٢٨٧، وفي كتاب: الصلاة، باب: وقت صلاة العشاء، ١/ ٢٢٦، الرقم: ٦٩٠_٦٩١، والنسائي في السنن، كتاب: الطهارة، باب: الرخصة في السواك بالعشي للصائم، ١/ ١٢، الرقم: ٧، وفي كتاب: المواقيت، باب: ما يستحب من تأخير العشاء، ١/ ٢٦٦، الرقم: ٥٣٤، ومالك في الموطأ، كتاب: الطهارة، باب: ما جاء في السواك، ١/ ٦٦، الرقم: ١٤٥_١٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٨٠، ١٢٠، الرقم: ٦٠٧، ٩٦٧۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ.

وفي رواية: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَ لَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا فرمایا: اگر میں لوگوں کے لئے مشقت شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور مالک نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ’’اگر میں اپنی امت کے لئے مشقت شمار نہ کرتا تو ضرور بالضرور انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا اور نماز عشاء کو رات کے تیسرے یا دوسرے پہر تک موخر کر دیتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٩/ ٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكْتُ قَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ: لَا، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ: أَنَا قَالَ: خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ

٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصوم، باب: إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر، ٢/ ٦٨٤، الرقم: ١٨٣٤، وفي كتاب: كفارات الأيمان، باب: متى تجب الكفارة على الغني والفقير، ٦/ ٢٤٦٧، الرقم: ٦٣٣١، وفي باب: يعطي في الكفارة عشرة مساكين قريبا كان أو بعيدا، ٦/ ٢٤٦٨، الرقم: ٦٣٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب؛ الصيام، باب: تغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ووجوب الكفارة الكبرى فيه، ٢/ ٧٨١، الرقم: ١١١١، والترمذي في السنن، كتاب: الصوم عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في كفارة الفطر في رمضان، ٣/ ١٠٢، الرقم: ٧٢٤، وقال: حديث أبي هريرة حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب: الصوم، باب: كفارة من أتى أهله في رمضان، ٢/ ٣١٣، الرقم: ٢٣٩٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيام، باب: ما جاء في كفارة من أفطر يوما من رمضان، ١/ ٥٣٤، الرقم: ١٦٧١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٢١٢، الرقم: ٣١١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٤١، الرقم: ٧٢٨٨، ٦/ ٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٢۔

مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِکَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ: زَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذَلِکَ الْيَوْمَ لَمْ يَکُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيْرِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گردن (یعنی غلام) میسر ہے۔ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا: کیا تم دو مہینوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور ہم وہیں تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں (عرق ایک پیمانہ ہے)۔ فرمایا: سائل کہاں ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں لے جا کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا اپنے سے (بھی) زیادہ غریب پر؟ خدا کی قسم! ان دونوں سنگلاخ میدانوں کے درمیان کوئی گھر والے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب ہوں۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ پچھلے دانت مبارک نظر آنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور امام ابوداود نے فرمایا کہ امام زہری نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ یہ رخصت (حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے) اس آدمی کے لئے خاص تھی، پس آج اگر کوئی آدمی اس طرح روزہ توڑ لے تو اس کے لئے کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔‘‘

٣٠/ ١٠. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: ذَبَحَ أَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْدِلْهَا قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ: اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء رضی الله عنه کا بیان ہے کہ حضرت ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کرلی تو ان سے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بدلے دوسری قربانی دو۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس تو ایک چھ مہینے کا بچہ ہے۔ شعبہ کا قول ہے کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی عرض کی کہ وہ ایک سال کی بکری سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اسی کی قربانی دے دو لیکن تمہارے سوا کسی اور کے

٣٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: قول النبي ﷺ لأبي بردة بالجذع من المعز ولن تجزي عن أحد بعدك، ٥/ ٢١١٢، الرقم: ٥٢٣٧، وفي باب: الذبح بعد الصلاة، ٥/ ٢١١٣، الرقم: ٥٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: الأضاحي، باب: وقتها، ٣/ ١٥٥٣ـ١٥٥٤، الرقم: ١٩٦١، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: الخطبة يوم العيد، ٣/ ١٨٢، الرقم: ١٥٦٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/ ٢٨١، ٣٠٣، الرقم: ١٨٥٠٤، ١٨٧١٥، وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ٢٢٧، الرقم: ٥٩٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/ ١٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٣١١، الرقم: ٦٠٥٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٦، الرقم: ١١٥٨ـ

لئے ایسا کرنا کافی نہ ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣١/١١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ ﷺ فَقَالَ: مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيْهَا قَالَ: أَعْطِهَا ثَوْبًا قَالَ: لَا أَجِدُ قَالَ: أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَاعْتَلَّ لَهُ فَقَالَ: مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ:

٣١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل القرآن، باب: خيركم من تعلم القرآن وعلمّه، ١٩١٩/٤، الرقم: ٤٧٤١، وفي باب: القراءة عن ظهر القلب، ١٩٢٠/٤، الرقم: ٤٧٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الصداق وجواز كونه تعليم قرآن، ١٠٤/٢، الرقم: ١٤٢٥، والترمذي في السنن، كتاب: النكاح عن رسول الله ﷺ، باب: (٢٣) منه، ٤٢١/٣، الرقم: ١١١٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في التزويج على العمل يعمل، ٢٣٦/٢، الرقم: ٢١١١، والنسائي في السنن، كتاب: النكاح، باب: ذكر أمر رسول الله ﷺ في النكاح وأزواجه وما أباح الله ﷻ لنبيه ﷺ وحظره على خلقه زيادة في كرامته وتنبيها الفضيلته، ٥٤/٦، الرقم: ٣٢٠٠، وفي باب: الكلام الذي ينعقد به النكاح، ٩١/٦، الرقم: ٣٢٨٠، وأيضاً في، الرقم: ٣٣٣٩، ٣٣٥٩، وابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: صداق النساء، ٦٠٨/١، الرقم: ١٨٨٩، ومالك في الموطأ، كتاب: النكاح، باب: ما جاء في صداق والحباء، ٥٢٦/٢، الرقم: ١٠٩٦، والشافعي في المسند، ٢٤٧/١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٠/٥، ٣٣٦، الرقم: ٢٢٨٥٠، ٢٢٩٠١۔

كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لأبي داود: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَقُمْ، فَعَلِّمْهَا عِشْرِيْنَ آيَةً وَهِيَ امْرَأَتُکَ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک عورت حاضر ہو کر کہنے لگی کہ (یارسول اللہ!) بے شک میں اپنی جان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہبہ کرتی ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے تو عورتوں کی حاجت نہیں تو ایک شخص عرض گزار ہوا: (یارسول اللہ!) اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارے پاس اسے دینے کے لئے کپڑے ہیں اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کچھ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کچھ نہ کچھ دو خواہ وہ لوہے کا چھلا ہی کیوں نہ ہو۔ اس نے (مفلسی کے باعث) اس سے بھی اپنی معذوری ظاہر کی۔ تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے قرآن کتنا یاد ہے؟ وہ عرض گزار ہوا کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا میں نے تمہارے قرآن مجید کے عوض اس کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا ہے۔ (یعنی تم بطورِ حق مہر اسے قرآن پڑھنا سکھا دینا)۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’اٹھو، اور اسے بیس آیات ہی (بطورِ حق مہر) سکھا دو تو یہ آج سے تمہاری بیوی ہے۔‘‘

۱۲/۳۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ

۳۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحج، باب: دخول الحرم ومكة بغير إحرام، ۲/۶۵۵، الرقم: ۱۷٤۹، وفي كتاب: الجهاد والسير،—

الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر لوہے کا خود تھا جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آکر عرض کیا: (یارسول اللہ! آپ کا گستاخ) ابنِ خطل (جان بچانے کے لئے) کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے (وہیں) قتل کردو۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... ٣/١١٠٧، الرقم: ٢٨٧٩، وفي كتاب: المغازي، باب: أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، ٤/١٥٦١، الرقم: ٤٠٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: جواز دخول مكة بغير إحرام، ٢/٩٨٩، الرقم: ١٣٥٧، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في المغفر، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ٤/٢٠٢، الرقم: ١٦٩٣، وأبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: قتل الأسير ولايعرض عليه الإسلام، ٣/٦٠، الرقم: ٢٦٨٥، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: دخول مكة بغير إحرام، ٥/٢٠٠، الرقم: ٢٨٦٧، وفي السنن الكبرى، ٢/٣٨٢، الرقم: ٣٨٥٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٥، ٢٣١ـ٢٣٢، الرقم: ١٢٩٥٥، ١٣٤٣٧، ١٣٤٦١، ١٣٥٤٢، وابن حبان في الصحيح، ٩/٣٧، الرقم: ٣٧٢١، والطحاوی في شرح معاني الآثار، ٢/٢٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٢٩، الرقم: ٩٠٣٤۔

۳۳/ ۱۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُمَا.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (مسلمان) اپنا دین بدل لے (یعنی اس سے پھر جائے) اسے قتل کر دو۔''

اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی، ابوداود، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ نسائی اور ابن ماجہ کے ہیں۔

۳٤/ ۱٤. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ

۳۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: لا يعذب بعذاب الله، ۳/ ۱۰۹۸، الرقم: ۲۸۵٤، والترمذي في السنن، كتاب: الحدود عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في المرتد، ٤/ ۵۹، الرقم: ۱٤۵۸، وأبوداود في السنن، كتاب: الحدود، باب: الحكم فيمن ارتد، ٤/ ۱۲٦، الرقم: ٤۳۵۱، والنسائي في السنن، كتاب: تحريم الدم، باب: الحكم في المرتد، ۷/ ۱۰۳، الرقم: ٤۰۵۹، وابن ماجه في السنن، كتاب: الحدود، باب: المرتد عن دينه، ۲/ ۸٤۸، الرقم: ۲۵۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۳۲۲، الرقم: ۲۹٦۸، وابن حبان في الصحيح، ۱۰/ ۳۲۷، الرقم: ٤٤۷۵۔

۳٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الأكل يوم النحر، ۱/ ۳۲۵، الرقم: ۹۱۱، وفي باب: كلام الإمام والناس في خطبة العيد، ۱/ ۳۳٤، الرقم: ۹٤۱، وفي كتاب: الأضاحي، باب: ما يشتهى من اللحم يوم النحر، ۵/ ۲۱۱۰، الرقم: ۵۲۲۹، والنسائي في السنن، كتاب: الضحايا، باب: ذبح الضحية قبل الإمام، ۷/ ۲۲۳، الرقم: ٤۳۹٦، وفي—

الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جِيْرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ: وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَي لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتْ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لے وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی۔ عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۵/ ۱۵. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضي الله عنهما قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ

-------- السنن الكبرى، ٣/ ٦٠، الرقم: ٤٤٨٨، وأبوعوانة في المسند، ٥/ ٧٣، الرقم: ٧٨٣٦۔

٣٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجمعة، باب: الأكل يوم النحر، ١/ ٣٢٥، الرقم: ٩١٢، ٩٤٠، وفي كتاب: الأضاحي، باب: سنة الأضحية، ٥/ ٢١٠٩، الرقم: ٥٢٢٥، والنسائي في السنن، كتاب: الضحايا، باب: ذبح الضحية قبل الإمام، ٧/ ٢٢٣، الرقم: ٤٣٩٥، وفي السنن الكبرى، ٣/ ٦٠، الرقم: ٤٤٨٧، وأبو يعلى في المسند، ٣/ ٢٢٥، الرقم: ١٦٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/ ٢٨٣، الرقم: ٥٩٥٩۔

أَصَابَ النُّسُکَ وَمَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا نُسُکَ لَهُ. فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنِّي نَسَکْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَکْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ تَکُوْنَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلَاةَ قَالَ: شَاتُکَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ: نَعَمْ، وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَکَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت براء بن عازب ﷺ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی، اس کی قربانی درست ہوگئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے۔ لہٰذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے ماموں جان حضرت ابو بُردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی، یہ جانتے ہوئے کہ دن کھانے پینے کا ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے۔ لہٰذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے کھا بھی لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھیڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے بھی پیارا ہے کیا وہ مجھے کفایت کرے گا (یعنی اس بکری کے بدلہ میں دوبارہ قربانی کے لئے کافی ہوگا)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور (یاد رکھو) تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا (یعنی تمہارے علاوہ کسی اور کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا)۔“

یہ حدیث امام بخاری اور نسائی نے روایت کی ہے۔

٣٦/١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا. فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثاً. فَقَالَ: لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ، لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ. ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيءٍ فَدَعُوْهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس حج کیا کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ تین مرتبہ اس نے یہی عرض کیا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) فرض ہو جاتا اور پھر تم اس کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا: میری اتنی ہی بات پر اکتفا کیا کرو جس پر میں تمہیں چھوڑوں، اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی بناء پر ہی ہلاک ہوئے تھے، لہٰذا جب

٣٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فرض الحج مرة فى العمر، ٢/٩٧٥ الرقم: ١٣٣٧، والترمذى فى السنن، كتاب: الحج عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء كم فرض الحج، ٣/١٧٨، الرقم: ٨١٤، والنسائى فى السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: وجوب الحج، ٥/١١٠، الرقم: ٢٦١٩، وابن ماجه فى السنن، كتاب: المناسك، باب: فرض الحج، ٢/٩٦٣، الرقم: ٢٨٨٤، وابن خزيمة فى الصحيح، ٤/١٢٩، الرقم: ٢٥٠٨۔

میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو بقدر استطاعت اسے بجا لایا کرو اور جب کسی شے سے منع کروں تو اسے چھوڑ دیا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۱۷/۳۷. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلَى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾، ﴿وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ [الممتحنة، ٦٠:١٢]، قَالَتْ: كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِلَّا آلَ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا أَسْعَدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِي مِنْ أَنْ أُسْعِدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِلَّا آلَ فُلَانٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ’’مومن عورتیں اس بات پر آپ کی بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور (کسی بھی) امر شریعت میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔‘‘

۳۷: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: التشديد في النياحة، ٢/٦٤٦، الرقم: ٩٣٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٨، الرقم: ١١٥٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٥، الرقم: ٢٠٨١٥، ٦/٤٠٧، الرقم: ٢٧٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ٧/ ٤١٤، الرقم: ٣١٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/٥٤٠، الرقم: ١٤١٤، وقال: هذا حديث صحيح، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٣٣، وابن راهويه في المسند، ٥/٢١٥، الرقم: ١٧، وقال: ورجاله ثقات، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٦٢، الرقم: ٦٨٩٨۔

ان باتوں میں سے ایک کسی پر نوحہ اور بین کرنا بھی تھا تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں سوائے فلاں قبیلہ کے کسی پر نوحہ نہیں کروں گی (اس کی مجھے رخصت عطا کر دی جائے) کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ نوحہ کرنے میں تعاون کیا تھا، پس میرے لئے ضروری ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ تعاون کروں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (انہیں خصوصی اجازت عطا کرتے ہوئے) فرمایا: (ٹھیک ہے) سوا اس قبیلہ کے (باقی میں اجازت نہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۱۸/۳۸. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے اور

۳۸: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ۵/۶۳۹، الرقم: ۳۷۲۷، والبزار في المسند، ۴/۳۶، الرقم: ۱۱۹۷، وأبو يعلى فى المسند، ۲/۳۱۱، الرقم: ۱۰۴۲، والبيهقى في السنن الكبرى، ۷/۶۵، الرقم: ۱۳۱۸۱۔

تمہارے علاوہ حالتِ جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کرسکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹/۳۹. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا، هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارُقُطْنِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی الله عنه سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! عنقریب ایک آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی اور وہ اپنی مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (ہی کافی ہے) ہم جو چیز اس میں حلال پائیں گے اسے حلال سمجھیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے

۳۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ۵/۳۸، الرقم: ۲۶۶۴، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ۱/۶، الرقم: ۱۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۱۳۲، الرقم: ۱۷۲۳۳، والدارمي في السنن، ۱/۱۵۳، الرقم: ۵۸۶، والدارقطني في السنن، ۴/ ۲۸۶ـ ۲۸۷، الرقم:۵۸، ۶۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۱۹۱، الرقم: ۳۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/۷۶، الرقم: ۱۳۲۲۰۔

اسے حرام سمجھیں گے جبکہ (جان لو کہ!) رسول اللہ ﷺ کا کسی شے کو حرام قرار دینا بھی اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دینے کی طرح ہی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ، احمد، دارمی اور دارقطنی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۰/۴۰. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی الله عنه بذریعہ اپنے والد حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کو اس کی مسند پر ٹیک لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس ان امور میں سے، جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جن سے میں نے منع کیا ہے، کوئی امر آئے اور وہ کہے: ہم نہیں جانتے، ہم نے تو جو قرآن میں پایا

٤٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: العلم عن رسول الله ﷺ، باب: ما نهي عنه أن يقال عند حديث النبي ﷺ، ٥/٣٧، الرقم: ٢٦٦٣، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤/٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: تعظيم حديث رسول الله ﷺ والتغليظ على من عارضه، ١/٦، الرقم: ١٣، والشافعي في المسند، ١/١٥١، ٢٣٣، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٦، الرقم: ٩٣٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٧٦، الرقم: ١٣٢١٩۔

اسی کی اتباع کی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ ابو داود کے ہیں، اور امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢١/٤١. عَنْ عَمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ابْتَاعَهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ: أَوْ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْکَ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: لَا، وَاللهِ، مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلَى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْکَ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ: هَلُمَّ

٤١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأقضية، باب: إذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز أن يحكم به، ٣٠٨/٣، الرقم: ٣٦٠٧، والنسائي في السنن، كتاب: البيوع، باب: التسهيل في ترك الإشهاد على البيع، ٣٠١/٧، الرقم: ٤٦٤٧، وفي السنن الكبرى، ٤٨/٤، الرقم: ٦٢٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢١٥/٥، الرقم: ٢١٩٣٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣٦٦/٨، الرقم: ١٥٥٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥٣٨/٤، الرقم: ٢٢٩٣٣، والحاكم في المستدرك، ٢١/٢، الرقم: ٢١٨٧، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ١٤٦/٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦٦/٧، الرقم: ١٣١٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧٩/٢٢، الرقم: ٩٤٦۔

شَهِيْدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ بِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عمارہ بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی اعرابی سے گھوڑا خریدا پس آپ ﷺ اسے ساتھ لے کے چلے تاکہ گھوڑے کی قیمت اسے ادا کر دی جائے، حضور نبی اکرم ﷺ جلدی جلدی چل رہے تھے اور اعرابی آہستہ آہستہ پس اعرابی کو چند حضرات ملے جو اس سے گھوڑے کا سودا کرنے لگے اور انہیں معلوم نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس کا سودا کر چکے ہیں۔ چنانچہ اعرابی نے حضور نبی اکرم ﷺ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا: آپ اس گھوڑے کو خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں اسے فروخت کرتا ہوں پس اعرابی کی یہ آواز سن کر حضور نبی اکرم ﷺ قیام فرما ہو گئے اور فرمایا: کیا میں نے اسے تم سے خرید نہیں لیا ہے؟ اعرابی نے کہا: خدا کی قسم میں نے تو آپ کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں میں نے تو تم سے خرید لیا ہے! اعرابی نے کہنا شروع کر دیا: اچھا تو گواہ لے آیئے۔ حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے یہ خریدا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس بنیاد پر گواہی دیتے ہو، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سچا جانتے ہوئے (کہ آپ ﷺ ہی نے تو خدا کے ہونے کا ہی ہمیں پتہ دیا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، احمد، عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے رجال شیخین (یعنی بخاری و مسلم) کے متفقہ ثقہ راوی ہیں۔

٤٢/٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنِي وَحَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذِهِ سَاعَاتٌ لِي فِيْهَا أَشْغَالٌ فَمُرْنِي بِأَمْرٍ جَامِعٍ إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَجْزَأَ عَنِّي؟ فَقَالَ: حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا فَقُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ فَقَالَ: صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن فضالہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے جن باتوں کی تعلیم دی ان میں یہ بھی سکھایا کہ پانچوں نمازوں کی محافظت کرنا۔ میں نے عرض کیا: ان اوقات میں مجھے مشغولیت بہت ہوتی ہے۔ لہٰذا مجھے ایسا جامع عمل بتائیے کہ اس پر عمل کروں تو سب کی کفایت کرے۔

٤٢: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: في محافظة على وقت الصلوات، ١/١١٦، الرقم: ٤٢٨، والحاكم في المستدرك، ١/٦٩، ٣١٥، الرقم: ٥١، ٧١٧، ٣/٧٢٨، الرقم: ٦٦٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٤٦٦، الرقم: ٢٠٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٢/١٩٣، الرقم: ٩٣٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣١٩، الرقم: ٨٢٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١/٦٢، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٢٥، الرقم: ٨٦٥۔

(یعنی مجھے کچھ خصوصی اجازت فرما دیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم عصرین کی محافظت (کرلیا) کرنا۔ چونکہ عصرین کا لفظ ہماری بول چال میں نہ تھا اس لیے میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) عصرین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز جو سورج طلوع ہونے سے پہلے ہے اور وہ نماز جو غروبِ آفتاب سے پہلے ہے (یعنی نمازِ عصر)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

٤٣/ ٢٣. عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِکُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوْهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو کہ مجھے کتاب دی گئی ہے اور اس کے ساتھ اور بھی اسی

٤٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في لزوم السنة، ٤/ ٢٠٠، الرقم: ٤٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٣٠، الرقم: ١٧٢١٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/ ١٣٧، الرقم: ١٠٦١، والمروزي في السنة، ١/ ٧٠، ١١١، الرقم: ٢٤٤، ٤٠٣، والخطيب البغدادي في الكفاية في علم الرواية، ١/ ٨۔

جیسی چیز (یعنی حدیث پاک) اور خبر دار ہو جاؤ، عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنی مسند سے ٹیک لگائے ہوئے کہے گا کہ تمہارے لئے صرف قرآن مجید ہے، لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ آگاہ رہو کہ میں تمہارے لئے گھریلو گدھے کو حلال قرار نہیں دیتا اور نہ درندوں میں سے کسی کو، اور نہ ذمی کے گرے پڑے ہوئے مال کو مگر جبکہ مالک اس کی ضرورت نہ سمجھے اور جو لوگ کسی کے پاس جائیں ان کی مہمان نوازی کرنا ان لوگوں پر لازم ہے۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اپنی مہمان نوازی کے برابر ان سے (مال) لینے کا اسے حق ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٢٤. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيْكَتِهِ قَدْ يَظُنُّ أَنَّ اللهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا فِي هَذَا الْقُرْآنِ أَلَا وَإِنِّي وَاللهِ، قَدْ وَعَظْتُ وَأَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَاءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ...... الحديث.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنی مسند پر ٹیک لگا کر یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز حرام قرار نہیں دی مگر وہی جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ خبردار ہو جاؤ، خدا کی قسم! میں

٤٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب:الخراج والإمارة والفي، باب: في تعشير أهل الذمة إذا اختلفوا بالتجارات، ٣/١٧٠، الرقم: ٣٠٥٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٠٤، الرقم:١٨٥٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/١٨٤، الرقم: ٧٢٢٦، والمروزي في السنة، ١/١١١، الرقم:٤٠٥۔

نے نصیحت، امر یا نہی کرتے ہوئے جو بھی کہا وہ (تمام) بھی قرآن کریم کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ہے...... الحدیث۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٢٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا نَزَلَ الْحَرَّةَ وَمَعَهُ أَهْلُهُ وَوَلَدُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ نَاقَةً لِي ضَلَّتْ فَإِنْ وَجَدْتَهَا فَأَمْسِكْهَا فَوَجَدَهَا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَمَرِضَتْ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ: انْحَرْهَا فَأَبَى فَنَفَقَتْ فَقَالَتْ: اسْلُخْهَا حَتَّى نُقَدِّدَ شَحْمَهَا وَلَحْمَهَا وَنَأْكُلَهُ فَقَالَ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكَ غِنًى يُغْنِيْكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا قَالَ: فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: هَلَّا كُنْتَ نَحَرْتَهَا قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ مِنْكَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وفي رواية عنه: وَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ فَقَالَ: أَعِنْدَكُمْ مَا يُغْنِيْكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَكُلُوْهَا وَكَانَتْ قَدْ مَاتَتْ قَالَ: فَأَكَلْنَا مِنْ وَدَكِهَا وَلَحْمِهَا وَشَحْمِهَا نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ يَوْمًا. رَوَاهُ الطَّيَالِسِيُّ.

٤٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في المضطر إلى الميتة، ٣/٣٥٨، الرقم: ٣٨١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٤، الرقم: ٢١٠٣١، والطيالسي في المسند، ١/١٠٥، الرقم: ٧٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٣٥٦، الرقم: ١٩٤١٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٩/٣٠۔

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے اہل و عیال کے ساتھ حرہ کے مقام پر ٹھہرا۔ (وہاں) اسے ایک شخص (ملا) اور کہا کہ میری اونٹنی گم ہوگئی ہے، اگر تمہیں ملے تو اسے پکڑ لینا۔ پھر (ایک دن) اسے اونٹنی مل گئی لیکن اس کا مالک نہ ملا، وہ اونٹنی بیمار پڑ گئی۔ اس کی بیوی نے اسے کہا کہ اسے ذبح کر لو۔ اس نے انکار کر دیا اور اسی طرح وہ اونٹنی مرگئی۔ عورت نے کہا کہ اس کی کھال اتار دو تا کہ ہم اس کی چربی اور گوشت کو پکا کر کھا لیں۔ اس نے کہا کہ جب تک میں حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں (یہ کام نہیں کروں گا کیونکہ مردار حرام ہے) پھر وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ گزارے کے لئے کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) (کچھ) نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو (تمہیں اجازت ہے) تم اسے کھا لو۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس کا مالک آ گیا تو اس شخص نے اسے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ مالک نے کہا: تم نے اسے ذبح کیوں نہ کر لیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تم سے حیا آتی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو اپنا مسئلہ ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جو تمہیں اس (مردار گوشت) سے بے نیاز کر دے؟ اس نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے کھا لو حالانکہ وہ مر چکی تھی؟ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ پھر ہم نے تقریباً بیس دن اس کے گوشت اور چربی میں سے کھایا۔‘‘

اس حدیث کو امام طیالسی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/ ٢٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجه وَالدَّارُ قُطْنِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس (جانور) کو سمندر (باہر) پھینک دے یا جو کنارے پر پڑی ہو تو اسے کھا لیا کرو اور جو اس کے اندر ہی مر جائے اور خراب ہو جائے تو اسے مت کھایا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

٤٧/ ٢٧. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهم عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَوُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ أُتِيَ فَقَالَ: مَالِي أَرَاكُمْ تَأْتُوْنِي قُلْحًا اسْتَاكُوْا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ

٤٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في أكل الطافي من السمك، ٣/ ٣٥٨، الرقم: ٣٨١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب: الصيد، باب: الطافي من صيد البحر، ٢/ ١٠٨١، الرقم: ٣٢٤٧، والدار قطني في السنن، ٤/ ٢٦٨-٢٦٩، الرقم: ٨-١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/ ٢٥٥، الرقم: ١٨٧٦٧-١٨٧٦٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٥/ ٢٨٥.

٤٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: السواك، ١/ ١٠٦، الرقم: ٢٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢١٤، الرقم: ١٨٣٥، ٣/ ٤٤٢، الرقم: ١٥٦٩٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ١٩٦، الرقم: ٣٠٣٢، ٣٠٣٨، والحاكم في المستدرك، ١/ ٢٤٥، الرقم: ٥١٧، وأبو يعلى في المسند، ١٢/ ٧١، الرقم: ٦٧١٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٣٦، الرقم: ١٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٦٤، الرقم: ١٣٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٩٤، الرقم: —

عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاکَ کَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت جعفر بن تمام بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے یا آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے، میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم میرے پاس اس حال میں آئے ہو کہ تمہارے دانت (میل کچیل کے سبب) پیلے پڑے ہوئے ہیں، مسواک کیا کرو، اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ میں نے ان پر وضو فرض کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ احمد کے ہیں۔

٤٨/ ٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

.... ٤٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ٦٢، الرقم: ٢٣٤٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/ ١٠٠، الرقم: ٣٢١، وابن جعفر الكتاني في نظم المتناثر، ١/ ٥٤۔

٤٨: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: الكبد والطحال، ٢/ ١١٠٢، الرقم: ٣٣١٤، والشافعي في المسند، ١/ ٣٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٩٧، الرقم: ٥٧٢٣، والربيع في المسند، ١/ ٢٤٣، الرقم: ٦١٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٢٥٤، الرقم: ١١٢٨، ٩/ ٢٥٧، الرقم: ١٨٧٧٦، وقال: هذا هو الصحيح، ١٠/ ٧، الرقم: ١٩٤٨١، وفي شعب الإيمان، ٥/ ٢١، الرقم: ٥٦٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٨۔

قَالَ: أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ. وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ.

وَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دیے گئے ہیں ۔ وہ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں، اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد اور شافعی نے روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے فرمایا کہ یہ اسناد صحیح ہے۔

٢٩/٤٩. عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَـلَاثًا وَلَوْ مَضَى السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

٤٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الطهارة وسننها، باب: ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر، ١/١٨٤، الرقم: ٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢١٤ـ٢١٥، الرقم: ٢١٩٢٠، ٢١٩٣١، وابن حبان في الصحيح، ٤/١٥٨، الرقم: ١٣٢٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٦٢، الرقم: ١٨٦٤، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٢٠٣، الرقم: ٧٩٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢٧٧، الرقم: ١٢٣٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٩٢، الرقم: ٣٧٥٠، والنيسابوري في الأوسط، ١/٤٣٨، الرقم: ٤٦٣، وعبد الرزاق في الأمالي في آثار الصحابة، ١/٧١، الرقم: ٩٣، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ١/١٦١، الرقم، ٢١٩ـ

مسافر کے لیے (موزوں پر مسح کی مدت کے لئے) تین روز مقرر فرمائے ہیں، اور اگر سائل درخواست کرتا رہتا تو شاید آپ ﷺ پانچ روز مقرر فرما دیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، احمد، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥٠/ ٣٠. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ فَارِعِ أُجُمِ حَسَّانَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَا شَأْنُکَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ: وَذَاکَ فِي رَمَضَانَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اجْلِسْ فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ فَأَتَى رَجُلٌ بِحِمَارٍ عَلَيْهِ غِرَارَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ قَالَ: هَذِهِ صَدَقَتِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ آنِفًا فَقَالَ: هَا هُوَ ذَا أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: وَأَيْنَ الصَّدَقَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِلَّا عَلَيَّ وَلِي فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ أَنَا وَعِيَالِي شَيْئًا قَالَ: فَخُذْهَا فَأَخَذَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مکان کی بلند دیوار کے سائے تلے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جل گیا (یعنی تباہ ہو گیا)، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اپنی اہلیہ سے ہم بستری کر لی ہے درانحالیکہ میں روزے سے تھا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں: یہ رمضان کی

٥٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٢۔

بات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پس وہ لوگوں کی ایک طرف بیٹھ گیا، پھر ایک آدمی گدھا لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس گدھے پر ایک تھیلہ تھا جس میں کھجوریں تھیں، اس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری طرف سے صدقہ ہے، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی تھوڑی دیر پہلے آنے والا جلا ہوا آدمی کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ رہا میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تھیلہ لے لو اور اسے صدقہ کر دو، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کہاں صدقہ کروں درانحالیکہ میں ہی صدقہ کا حقدار ہوں اور یہ میرے لئے ہی ہے، پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میں اور میرے گھر والے (کھانے پینے کے لئے) کوئی چیز نہیں پاتے، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس اسے تم ہی لے لو، سو اس نے وہ تھیلہ لے لیا۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣١/٥١. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ لَهُ: لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّهَبِ وَقَدْ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ الْبَرَاءُ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَقْسِمُهَا سَبْيٌ وَخُرْثِيٌّ قَالَ: فَقَسَمَهَا حَتَّى بَقِيَ هَذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ

٥١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٩٤، الرقم: ١٨٦٢٥، وابن أبي شيبة في المصنف مختصرًا، ٥/١٩٥، الرقم: ٢٥١٥١، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٥٩، الرقم: ١٧٠٨، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٢٥٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٩/٣٧٥، الرقم: ٦٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣/١٩٦، والعيني في عمدة القاري، ٨/١١۔

طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ خَفَّضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: أَي بَرَاءُ، فَجِئْتُهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلَى كُرْسُوعِي ثُمَّ قَالَ: خُذْ الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ: كَيْفَ تَأْمُرُوْنِي أَنْ أَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت محمد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور لوگ آپ کو کہتے تھے کہ آپ سونے کی انگوٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ پس حضرت براء نے فرمایا: جبکہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اور آپ ﷺ کے سامنے مالِ غنیمت، قیدی عورتیں اور بچے اور گھر کا ساز و سامان پڑا ہوا تھا، پس حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مالِ غنیمت کو تقسیم فرما دیا یہاں تک یہ انگوٹھی بچ گئی، پس آپ ﷺ نے اپنی نگاہِ مبارک بلند فرمائی اور اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نگاہ نیچے کرلی، پھر نگاہ مبارک اٹھائی، اپنے صحابہ کو دیکھا اور پھر نیچے کرلی، پھر تیسری بار نگاہ بلند فرمائی اور ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: اے برا! پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے انگوٹھی لی اور میری انگلی پکڑی اور فرمایا: یہ لو، اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پہنائی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تم مجھے کیسے اس انگوٹھی کے اتارنے کا حکم دیتے ہو جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ فرما رکھا ہو: اسے پہن لو جو تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے پہنائی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلی، ابن ابی شیبہ اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

۳۲/۵۲. عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ رضی الله عنه عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنَّهُ لَا يُصَلِّي إِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِکَ مِنْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالشَّيْبَانِيُّ.

''حضرت نصر بن عاصم رضی اللہ عنہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس بات پر اسلام قبول کیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھیں گے تو آپ ﷺ نے ان کی یہ شرط قبول فرما لی۔''

اس حدیث کو امام احمد اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳/۵۳. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی الله عنه قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ لِأُنَاسٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَوْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْحَيِّ وَكَانُوْا أَهْلَ بَيْتٍ مُحْتَاجِيْنَ فَسَأَلُوْا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَكْلِهَا فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَفَتْهُمْ شَتْوَتَهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ.

۵۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۴، ۳۶۳، الرقم: ۲۰۳۰۲، ۲۳۱۲۹، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۲/۱۹۵، الرقم: ۹۴۱، والعسقلاني في المطالب العالية، ۹/۵۳۷، الرقم: ۲۰۷۴، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۸۴، والشوكاني في نيل الأوطار، ۸/۱۲۔

۵۳: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۱۳/۴۴۶، الرقم: ۷۴۴۸، والبيهقي في السنن الكبرى، ۹/۳۵۶، الرقم: ۱۹۴۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۲۲۸، الرقم: ۱۹۴۶، والخطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ۲/۱۱۲، الرقم: ۱۳۳۶۔

وفي رواية: عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: مَاتَتْ نَاقَةٌ بِالْحَرَّةِ إِلَى جَنْبِهَا أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ مُحْتَاجُوْنَ فَرَخَّصَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا فَكَانُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا شِتَاءَهُمْ فَأَذَابُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن سمرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ بنوسلیم یا اس کے علاوہ کسی اور قبیلہ کی اونٹنی مرگئی اور وہ لوگ (جن کی اونٹنی مری) بہت زیادہ محتاج تھے، پس انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس کا گوشت کھانے کی اجازت چاہی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عنایت فرما دی، تو وہ سردی کے سارے موسم میں اس (مردہ اونٹنی کا) گوشت کھاتے رہے (یہاں تک کہ) اسے ختم کر دیا۔''

اس حدیث کو امام ابو یعلی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حرہ کے مقام پر ایک اونٹنی مرگئی، اس کے قریب ہی بنوسلیم قبیلہ کے ایک گھر والے تھے وہ لوگ بہت زیادہ محتاج تھے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس (مردار اونٹنی) کا گوشت کھانے کی خصوصی اجازت عطا فرما دی، پس وہ سردیوں کا تمام موسم اسے کھاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اسے ختم کر دیا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٥٤. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا نَضَبَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَهُوَ حَيٌّ فَمَاتَ فَكُلُوْهُ وَمَا أَلْقَى الْبَحْرُ حَيًّا فَمَاتَ فَكُلُوْهُ وَمَا

٥٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٤، الرقم: ٥٦٥٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٠/١٤٨، الرقم: ٥٢٩٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٠٤۔

وَجَدْتُمُوْهُ مَيْتًا طَافِيًا فَلَا تَأْكُلُوْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس حلال جانور (مچھلی وغیرہ) سے سمندر ہٹ جائے اور وہ زندہ ہو پھر مرجائے تو اسے کھالیا کرو، اور جس جانور کو سمندر نے زندہ (باہر) پھینکا ہو پھر مر جائے تو اسے بھی کھا لیا کرو اور جسے تم مردہ اور پانی پر تیرتا ہوا پاؤ تو اسے نہ کھایا کرو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی اور خطیب نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۵۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَمِيْصٌ مِنْ حَرِيْرٍ يَلْبَسُهُ تَحْتَ ثِيَابِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: لَبِسْتُهُ عِنْدَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ریشم کا ایک کرتہ تھا۔ جسے وہ اپنے کپڑوں کے نیچے پہنتے تھے، پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے اسے اس ہستی کی موجودگی میں بھی پہنا ہے جو آپ سے بہتر ہے (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کیونکہ آپ ﷺ نے انہیں ریشمی کپڑا پہننے کی خصوصی اجازت عطا فرمائی تھی)۔''

اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۵۶. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ رضی اللہ عنہم أَنَّهُ شَكَى

۵۵: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۳/ ۲٦۹، الرقم: ۵۸۷٤، وابن عيسى في مسند عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ۱/ ۵۰، الرقم: ۱٤۔

۵٦: أخرجه البزار في المسند، ۳/ ۲۵۸، الرقم: ۱۰٤۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ۱٤٤۔

إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الدَّوَّابَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الْحَرِيْرَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت ابو سلمہ نے حضرت عبد الرحمٰن سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں ریشم پہننے کا حکم دیا۔'' اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّهُ ﷺ أُعْطِيَ خَزَائِنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَمَفَاتِيحَ الْكَرَامَةِ

﴿حضور ﷺ کو فضیلت اور زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں عطا کئے جانے کا بیان﴾

١/٥٧. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الصلاة على الشهيد، ١/ ٤٥١، الرقم: ١٢٧٩، وفي كتاب: المغازي، باب: أحد يحبنا و نحبه، ١٤٩٨/٤، الرقم: ٣٨٥٧، كتاب: المناقب، باب: علامات النُّبُوَّةِ فِي الإِسلام، ١٣١٧/٣، الرقم: ٣٤٠١، وفي كتاب: الرقاق، باب: مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيها، ٥/ ٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ١٧٩٥/٤، الرقم: ٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٥٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ١٩١، الرقم: ٢٤٨ ـ

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز شہدائے اُحد (کے مزارات پر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۵۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور

۵۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وفي كتاب: الجهاد، باب: قول النبي ﷺ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وفي كتاب: التعبير، باب: المفاتيح في اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائى فى السنن، كتاب: الجهاد، باب: وجوب الجهاد، ٦/٣۔٤، الرقم: ٣٠٨٧۔٣٠٨٩، وفى السنن الكبرى، ٣/٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢/٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان فى الصحيح، ١٤/٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣۔

جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٥٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ الْبَارِحَةَ إِذْ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَتَّى وُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ: فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَقِلُوْنَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے (مختصر اور واضح) کلام کی کنجیاں عطا کی گئیں اور رعب و دبدبہ کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو تشریف لے گئے اور آپ لوگ (ابھی تک اُن عطا کردہ) خزانوں کو منتقل (یعنی ان سے نفع حاصل) کر رہے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٠. عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِي

٥٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التعبير، باب: رؤيا الليل، ٦/٢٥٦٨، الرقم: ٦٥٩٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١٢/٣٩١، والعيني في عمدة القاري، ٢٤/١٤٢۔

٦٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفتن وأشراط الساعة، باب: هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ٤/٢٢١٥، الرقم: ٢٨٨٩، والترمذي في السنن، كتاب: الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في سؤال—

الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی

النبي ﷺ ثلاثًا في أمته، ٤/٤٧٢، الرقم: ٢١٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب: الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، ٢٢٥٠٥، والبزار في المسند، ٨/٤١٣، الرقم: ٣٤٨٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٠٩، الرقم: ٦٧١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٧۔

امت کے بارے میں سوال کیا کہ انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ تمام ملکوں کے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ ان (آپ کی امت) میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔‘‘

اسے امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۵/۶۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۶۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۵، الرقم: ۳۶۱۰، والدارمي في السنن، (۸) باب: ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ۱/۳۹، الرقم: ۴۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۷، الرقم: ۱۱۷، والخلال في السنة، ۱/۲۰۸، الرقم: ۲۳۵، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ۱/۲۳۵، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۱۸۲، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۰۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبرِ انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ دارمی کے ہیں۔

٦٢/٦. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

٦٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٤/٦، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٨/١، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٣/١، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٧٨٣/٤، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٤٨/٢، الرقم: ٧٢٨-٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٠/١، ٢٦٩/٨.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیھم السلام میں سے کسی کو نہیں عطا کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری امت کو بہترین امت بنایا گیا۔‘‘

اسے امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶۳/۷. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے چتکبرے گھوڑے، جس پر ریشمی کپڑے کی جھالر تھی، پر دنیا کی کنجیاں عطا کی گئیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے رجال صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۶۴/۸. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَفْرِ

۶۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۲۷، الرقم: ۱۴۵۵۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۲۷۹، الرقم: ۶۳۶۴، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۱۹۱، الرقم: ۲۴۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۰۰، الرقم: ۱۶۱۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۲۰، وفي موارد الظمآن، ۱/۵۲۵، الرقم: ۲۱۳۸، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۷/۱۰۴۔

۶۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۰۳، الرقم: ۱۸۷۱۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۶۹، الرقم: ۸۸۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف،—

الْخَنْدَقِ قَالَ: وَعَرَضَ لَنَا صَخْرَةٌ فِي مَكَانٍ مِنَ الْخَنْدَقِ لَا تَأْخُذُ فِيْهَا الْمَعَاوِلُ قَالَ: فَشَكَوْهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ عَوْفٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَضَعَ ثَوْبَهُ ثُمَّ هَبَطَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ فَضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَ الْحَجَرِ وَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الشَّامِ وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ قُصُوْرَهَا الْحُمْرَ مِنْ مِكَانِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَضَرَبَ أُخْرَى فَكَسَرَ ثُلُثَ الْحَجَرِ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ فَارِسَ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ الْمَدَائِنَ وَأُبْصِرُ قَصْرَهَا الْأَبْيَضَ مِنْ مَكَانِي هَذَا ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَقَلَعَ بَقِيَّةَ الْحَجَرِ فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْيَمَنِ وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ مِنْ مَكَانِي هَذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ خندق کے موقع پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کی جگہ ہمیں ایک ایسی چٹان سے واسطہ پڑا جس پر (ہماری) کدالوں نے جواب

-------- ٣٧٨/٧، الرقم: ٣٦٨٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٢٤٤/٣، الرقم: ١٦٨٥، والروياني في المسند، ٢٧٦/١، الرقم: ٤١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩١/١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣١/١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١٨١/١، والعسقلاني في فتح الباري، ٣٩٧/٧، وقال: إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٠/٦ـ ١٣١، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٧٥/٦ـ٥٧٦ـ

دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس معاملہ کی شکایت کی، تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی قمیض مبارک اُتاری پھر چٹان کی طرف اترے، کدال تھامی اور فرمایا: بسم اللہ، پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب لگائی اور پتھر کا ایک تہائی حصہ توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے شام کی کنجیاں عطا کر دی گئیں، اللہ کی عزت کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ، اور ایک اور ضرب لگائی، پس آپ ﷺ نے مزید ایک تہائی پتھر توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر، مجھے فارس کی کنجیاں بھی عطا کر دی گئیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے مدائن اور اس کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: بسم اللہ، اور ایک اور ضرب لگائی اور باقی ماندہ پتھر کو وہاں سے ہٹا دیا، اور فرمایا: اللہ اکبر، مجھے یمن کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے (یمن کے شہر) صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔''

اس حدیث کو امام احمد، نسائی ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۶۵/ ۹. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ، فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيْءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيْءَ بِعُمَرَ،

۶۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/ ۷۶، الرقم: ۵۴۶۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۲، الرقم: ۳۱۹۶۰، ۶/ ۱۷۶، الرقم: ۳۰۴۸۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۵۸۔

فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے (زمین و آسمان کی) چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے (نبی کا خواب بھی مبنی بر وحی ہوتا ہے)۔ مقالید تو چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔''

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦٦/ ١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي وَلَا أَقُوْلُهُنَّ فَخْرًا: بُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا

٦٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٥٠، ٣٠١، الرقم: ٢٢٥٦، ٢٧٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤٣، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢١٥، الرقم: ٦٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ٢٥٦۔

وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ فَأَخَّرْتُهَا لِأُمَّتِي فَهِيَ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں اور ایسا میں بطور فخر نہیں کہہ رہا، مجھے تمام سرخ و سیاہ لوگوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا، ایک ماہ کی مسافت سے ہی طاری ہونے والے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور میرے لئے اموالِ غنیمت کو حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے یہ حلال نہیں تھے، اور تمام زمین میرے لئے پاک اور سجدہ گاہ بنا دی گئی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی جسے میں نے اپنی امت کے لئے (روز قیامت تک) موخر کر دیا، اور یہ شفاعت اس کے لئے ہوگی جو کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ اور علامہ ابن کثیر نے کہا کہ اسے امام احمد نے روایت کیا اور اس کی سند عمدہ ہے، اور امام ہیثمی نے کہا کہ امام احمد کی روایت کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۶۷/۱۱. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه

۶۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۹۸، ۱۵۸، الرقم: ۷۶۳، ۱۳۶۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۰٤، الرقم: ۳۱٦٤۷، وابن عبد البر في الاستذكار، ۱/۳۱۰، وفي التمهيد، ۱۹/۲۹۱، والفاكهي في أخبار مكة، ۳/۱۱۷، الرقم: ۱۸۷۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۳٤۸،—

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو گزشتہ انبیاء کرام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور مجھے روئے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا ہے، اور ساری زمین میرے لئے پاک کر دی گئی ہے، اور میری امت تمام امتوں سے بہترین بنائی گئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ ابن کثیر نے فرمایا کہ اس کی سند حسن ہے۔

٦٨/١٢. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ:

.... الرقم: ٧٢٨-٧٢٩، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٢، وابن تمام الرازي في الفوائد، ٢/١٠٩، الرقم: ١٢٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٢٦٠۔

٦٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: في الحوض، ٥/٢٤٠٥، الرقم: ٦٢٠٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٥٢٣، الرقم: ١١٧٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٣، الرقم: ٣١٧٦٧،—

الْكَوْثَرُ: الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. قَالَ أَبُو بِشْرٍ: قُلْتُ لِسَعِيدٍ: إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ: النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللهُ إِيَّاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کوثر سے مراد بہت زیادہ بھلائیاں (اور انعامات) ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ ہی کو عطا فرمائی ہیں۔ ابو بشر کا بیان ہے کہ میں نے سعید بن جبیر سے کہا کہ بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ جنت میں ایک نہر ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنت کی وہ نہر تو اس خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/٦٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ

...... والحاكم في المستدرك، ٢/٥٨٦، الرقم: ٣٩٧٩، وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٦٢، الرقم: ١٦١٤۔

٦٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: حجة من قال البسملة آية من أول كل سورة، ٤/٥٥٧، الرقم: ٤٠٠، وأبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الحوض، ٤/٢٣٧، الرقم: ٤٧٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: الافتتاح، باب: قراءة، ٢/١٣٣، الرقم: ٩٠٤، أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٢، الرقم: ١٢٠١٥، وأبو يعلى في المسند، ٧/٤٠، الرقم: ٣٩٥١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٤٣٤، الرقم: ٢٣١٧، والقرطبي في الحوض والكوثر، ١/٩٨، الرقم: ٣٥۔

أَظْهُرِنَا إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ فَقَرَأَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ○﴾ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقُلْنَا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّي عزوجل عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيْرٌ هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُوْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہم میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ ﷺ کو اونگھ آ گئی (جو کہ نزولِ وحی کی کیفیات میں سے ایک کیفیت تھی)، پھر آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی مجھ پر یہ سورت ﴿بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے ○ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے) ○ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہو گا ○﴾ نازل ہوئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوثر وہ نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس میں خیر کثیر ہے، وہ ایک حوض ہے جس پر میری امت کے لوگ قیامت کے دن پانی پینے کے لیے آئیں گے، اس کے برتن ستاروں (کی تعداد) کے برابر ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤/٧٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي الْكَوْثَرِ قَالَ: هَذَا الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ فَقَالَ مُحَارِبٌ. سُبْحَانَ اللهِ، مَا أَقَلَّ مَا يَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَوْلٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: لَمَّا أُنْزِلَتْ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاکَ الْکَوْثَرَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْرِي عَلَى جَنَادِلِ الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ شَرَابُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ مِنْ رِيْحِ الْمِسْکِ قَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما هَذَا وَاللهِ الْخَيْرُ الْکَثِيْرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ’’کوثر‘‘ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ’’خیر کثیر‘‘ ہے (جو آپ ﷺ کو ہی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے)، پس امام محارب نے کہا: سبحان اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت کم کوئی بات چھوٹتی ہے۔ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب ’’اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ‘‘ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوثر سے مراد جنت کی ایک نہر ہے، جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور وہ اعلیٰ قسم کے موتیوں اور یاقوت کے بہاؤ پر چلتی ہے، اس کے پانی کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا، اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مسک کی خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہوگا۔ امام محارب نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے صحیح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم واقعی یہ خیر کثیر (میں سے) ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٧٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١٢، الرقم: ٥٩١٣، والحاكم في المستدرك، ٣/٦٢٥، الرقم: ٦٣٠٨.

بَابُ فِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهُ ﷺ قَاسِمًا لِنِعَمِهِ تَعَالَى

﴿حضور ﷺ کے دستِ اقدس سے ہی انعاماتِ الٰہی تقسیم ہونے کا بیان﴾

١/٧١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

وفي رواية لهما: فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھو، میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور میں ہی تم میں تقسیم کرتا ہوں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول، ١١٣٣/٣، الرقم: ٢٩٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: النهي عن التكني بأبى القاسم، ١٦٨٢/٣، الرقم: ٢١٣٣، وأبوداود نحوه في السنن، كتاب: الآداب، باب: في الرجل يتكنى بأبى القاسم، ٢٩١/٤، الرقم: ٤٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٣/٣، الرقم: ١٤٢٨٨، والحاكم في المستدرك، وقال: هذا حديث صحيح، ٣٠٨/٤، الرقم: ٧٧٣٥، وأبو يعلى في المسند، ٤٢٤/٣، الرقم: ١٩١٥۔

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں فرمایا: ’’میں قاسم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں اور میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔‘‘

۲/۷۲. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

وفي رواية لِمسلمٍ: وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ.

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ

۷۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: العلم، باب: من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه فی الدين، ۱/۳۹، الرقم: ۷۱، وفی أبواب: فرض الخمس، باب: قول اللّٰه تعالی: فإن للّٰه خمسه وللرسول، ۳/۱۱۳۴، الرقم: ۲۹۴۸، وفی كتاب: الاعتصام بالكتاب والسنة، باب: قول النبی ﷺ: لا تزال طائفة من أمتی ظاهرين علی الحق وهم أهل العلم، ۶/۲۶۶۷، الرقم: ۶۸۸۲، ومسلم فی الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهی عن المسألة، ۲/۷۱۸، الرقم: ۱۰۳۷، والترمذی عن ابن عباس فی السنن، كتاب: العلم عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: إذا أراد اللّٰه بعبد خيرًا فقهه فی الدين، ۵/۲۸، الرقم: ۲۶۴۵، وابن ماجه عن معاوية وأبی هريرة رضی الله عنهما فی السنن، المقدمة، باب: فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/۸۰، الرقم: ۲۲۰-۲۲۱، والنسائی فی السنن الكبری، ۳/۴۲۵، الرقم: ۵۸۳۹، ومالك فی الموطأ، ۲/۹۰۰، الرقم: ۱۵۹۹، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۲/۲۳۴، الرقم: ۷۹۳، والدارمی فی السنن، ۱/۸۵، الرقم: ۲۲۴-۲۲۔

عطا فرما دیتا ہے، اور میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

اور امام مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔‘‘

٣/٧٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

وَقَالَ حُصَيْنٌ (قَالَ النَّبِيُّ ﷺ): بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لهما: فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو، پس بے شک میں ہی قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہوں، اور میں ہی تم میں (اللہ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں اور حضرت حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں ہی تمہارے

٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فرض الخمس، باب: قول الله تعالى: فإن لله خمسه وللرسول، ٣/١١٣٣، الرقم: ٢٩٤٦، وفي كتاب الأدب، باب: من سمى بأسماء الأنبياء، ٥/٢٢٩٠، الرقم: ٥٨٤٣، وفي الأدب المفرد، ١/٢٩٢، الرقم: ٨٣٩، الرقم: ٥٨٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: النهي عن التكني بأبي القاسم، ٣/١٦٨٣، الرقم: ٢١٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٣، ٢٦٩، الرقم: ١٤٤٠٣، ١٥٠٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٤/٣٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٦٤، الرقم: ٢٥٩٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٣٤، الرقم: ١٩٢٣، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٨۔

درمیان (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک میں تو قاسم ہی ہوں اور تمہارے درمیان (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں۔‘‘

٤/٧٤. عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی تو (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خزانچی ہوں، پس جس شخص کو میں اپنی خوشی سے عطا کرتا ہوں، تو اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ اور جس شخص کو میں اس کے سوال کرنے اور اس کے طمع کرنے کی وجہ سے دیتا ہوں تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھاتا ہو لیکن اس کی بھوک نہ مٹتی ہو۔‘‘

٧٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٩٩-١٠٠، الرقم: ١٦٩٥٦-١٦٩٦٥، وفي فضائل الصحابة، ١/٣٧٢، الرقم: ٥٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٩٣، الرقم: ٣٤٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٤٠، الرقم: ٧٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٧٠-٣٧١، الرقم: ٨٦٩، ٨٧٢-٨٧٣، وفي مسند الشاميين، ٣/١٢٩، الرقم: ١٩٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٧، الرقم: ١٢٤٣.

اس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٥/٧٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوْهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کوئی شے دیتا ہوں نہ اسے تم سے روکتا ہوں۔ میں ہی (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خزانچی ہوں۔ میں (ہر چیز کو وہیں) رکھتا ہوں جہاں مجھے (اسے رکھنے کا) حکم دیا گیا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٧٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ

٧٥: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفي، باب: فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٩٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤، ، الرقم: ٨١٤٠، وابن راهويه في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٨٦۔

٧٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: العلم، باب: حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبى هريرة الدوسى رضی الله عنه، ٤/ ١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبى هريرة رضی الله عنه، ٥/ ٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤۔٣٨٣٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلى فى المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨۔

حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَکَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا میں) چُلّو بھر بھر کر اس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اسے سینے سے لگالو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

۷/۷۷. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

۷۷: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ۴/۱۵۳۷، الرقم: ۳۹۶۰، وفي کتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء وما يکره منه، ۵/۲۲۷۷، الرقم: ۵۷۹۶، ومسلم في الصحيح، کتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ۳/۱۴۲۷، الرقم: ۱۸۰۲، والبيهقي في السنن الکبرى، ۱۰/۲۲۷، الرقم: ۲۰۸۲۳، والطبراني في المعجم الکبير، ۷/۳۲، الرقم: ۶۲۹۴، والمقدسي في أحاديث الشعر، ۱/۱۰۱، الرقم: ۵۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

''اے اللہ! اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت (بھی) نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ ان کے لئے شہادت (اور جنت) واجب ہوگئی۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۸/۸. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا

۷۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب:الجهاد والسير، باب: فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ۳/ ۱۰۳۰، الرقم: ۲٦٤٦، وفي باب: غزوة المرأة في البحر، ۳/۱۰۵۵، الرقم: ۲۷۲۲، ۲۷۳۷، ومسلم في الصحيح كتاب: الإمارة، باب: فضل الغزو في البحر، ۳/۱۵۱۸، الرقم: ۱۹۱۲، والترمذي في السنن، كتاب: فضائل الجهاد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في غزو البحر، ٤/۱۷۸، الرقم: ۱٦٤٥، وأبوداود—

قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ: مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز میرے گھر میں آرام فرما تھے، پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں عرض گزار ہوئی کہ (یارسول اللہ!) آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اس سمندر پر اس طرح سوار ہیں۔ جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر وہ عرض گزار ہوئیں: (یارسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شمار فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا کر دی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اور سوال و جواب ہوا۔ وہ پھر عرض گزار ہوئیں کہ بارگاہِ الٰہی

.... في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الغزو في البحر، ٦/٣، الرقم: ٢٤٩٠، والنسائي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل الجهاد في البحر، ٤٠/٦، الرقم: ٣١٧١-٣١٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب: الجهاد، باب: فضل غزوة البحر، ٩٢٧/٢، الرقم: ٢٧٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٣، الرقم: ١٣٨١٦، ٣٦١/٦، الرقم: ٢٠٧٧-

میں دعا کیجئے مجھے اس گروہ میں شامل فرمادے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی دفعہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہوکر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اترے۔ ان (ام حرام) کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا پھر یہ اس سے گر کر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٧٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، هَؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ: لَا وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ قَالَ: هَؤُلَاءِ أُمَّتُکَ وَهَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا

٧٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥ـ ٦١٧٦، ومسلم في الصحيح كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (١٦) منه، ٤/٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، وقال أبوعيسى: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، ٣٨١٩، والدارمي في السنن، ٢/٤٢٢، ٤٣٠، الرقم: ٢٨٠٧، ٢٨٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٠٨، الرقم: ١٩٥١٩۔

قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: اَللَّهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی، ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک ہی امتی تھا۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک نبی صرف تنہا۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ نہیں بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کا نہ حساب ہے نہ عذاب۔ میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨٠/١٠. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ: هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ: فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّيءٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرَى قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ ...... قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتَّى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ

٨٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣١٦، الرقم: ٣٤٠٠، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٩٦، الرقم: ٩١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٢٥، الرقم: ٩٩١١، والعسقلاني في فتح الباري، ١٣/٨٣۔

زنی کا شکوہ کیا۔ (ان کے مسائل حل کرنے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دیکھا تو نہیں لیکن سنا ضرور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہوگا جنہوں نے آج شہروں میں آگ لگا رکھی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہوجاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی کے برابر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ ...... حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا کہ ایک بڑھیا نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور میری عمر نے اگر وفا کی تو حضور نبی اکرم ابو القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا (لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا)، ضرور اسے بھی دیکھ لوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۱/۸۱. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ

۸۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: الاستعفاف عن المسألة، ۲/۵۳۵، الرقم: ۱۴۰۳، وفي كتاب: الوصايا، باب: تأويل قول الله تعالى: من بعد وصية يوصي بها أو دين، ۳/۱۰۱۰، الرقم: ۲۵۹۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: بيان أن اليد العليا خير من اليد —

حِزَامٍ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِکَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَکْ لَهُ فِيْهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَکَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رضي الله عنه دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، عَلَى حَكِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتَّى تُوُفِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عُروہ بن زُبیر اور سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح

السفلى، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٥، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: (٢٩)، ٤/٦٤١، الرقم: ٢٤٦٣، والنسائي في السنن، كتاب: الزكاة، باب: اليد العليا، ٥/٦٠، الرقم: ٢٥٣١، والدارمي في السنن، ١/٤٧٥، الرقم: ١٦٥٠۔

ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ دوں پھر (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مال دینے کے لئے بلایا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین! میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مالِ فئی سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ (اسی حال میں) وفات پا گئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٢/٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣:٦] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالاً فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَأْتِنِي وَأَنَا مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی

٨٢: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: التفسير/ الأحزاب، باب: النبيّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، والدارمى فى السنن، ٢/٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٦/٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨۔

مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لئے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' [الأحزاب، ٣٣: ٦] سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ بچے میرے پاس آئیں میں ان کا سرپرست ہوں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٣/٨٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا،

٨٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١-٣٩٢٣، وفي كتاب: الأشربة، باب: شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وفي كتاب: التفسير/الفتح، باب: إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ: (١٨)، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، والدارمي في السنن، ١/ ٢١، الرقم: ٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن جعد في المسند، ١/ ٢٩، الرقم: ٨٢۔

كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر ﷛ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٤/١٤. عَنِ الْبَرَاءِ ﷛ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب ﷛ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد

٨٤: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) سو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کے منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۵/۸۵. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَکَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِکَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میرے والد محترم (حضرت عبد اللہ رضی الله عنه) وفات پا گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس

۸۵: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۲، الرقم: ۳۳۸۷، وفی کتاب: البيوع، باب: الکيل علی البائع والمعطي، ۲/۷۴۸، الرقم: ۲۰۲۰، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۳۶۵، الرقم: ۱۴۹۷۷۔

(اس کی ادائیگی کے لئے) کچھ بھی نہیں ماسوائے جو کھجور کے (چند) درختوں سے پیداوار حاصل ہوتی ہے اور ان سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو ماپ کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۶/۱۶. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَنَّهُ أَتَی عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا

۸۶: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: ما قيل في قتال الروم، ۳/۱۰۶۹، الرقم: ۲۷۶۶، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۵/۱۳۳، الرقم: ۳۲۳، وفي المعجم الأوسط، ۷/۴۸، الرقم: ۶۸۱۲، وفي مسند الشامين، ۱/۲۵۷، الرقم: ۴۴۴۔۴۴۵، والحاكم في المستدرك، ۴/۵۹۹، الرقم: ۸۶۶۸، وابن أبي عاصم في الجهاد، ۲/۶۶۲، الرقم: ۲۸۴، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۶/۹۸، الرقم: ۳۳۱۳، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۲/۶۲، ۵/۱۵۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۱، الرقم: ۹۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۱۰/۹۳۔

فِيهِمْ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ام حرام کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٨٧/١٧. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ

٨٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: فضل السجود والحث عليه، ١/ ٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/ ٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب: التطبيق، باب: فضل السجود، ٢/ ٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وفي السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٥٩، والطبراني في المعجم الكبير،٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٤۔

مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذٰلِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ﷛ بیان کرتے ہیں میں رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کی حاجت اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ (میری خدمت سے خوش ہوکر) آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے'' میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت میں بھی آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ''اور کچھ'' میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: (جاؤ جنت تو عطا کر دی اب) تم بھی کثرتِ سجود سے اپنے معاملہ میں میری مدد کرو۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۸۸/ ۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيْهِنَّ بِالْبَرَکَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِکَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ،

۸۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب لأبي هريرة﷛، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهويه فی المسند، ١/٧٥، الرقم: ٣، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن کثير فی البداية والنهاية، ٦/١١٧، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ٢/٢٣١، والسيوطی فی الخصائص الکبری، ٢/٨٥۔

كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيْهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضي الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے ان میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: انہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ دو اور جب انہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑنا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلو گرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔ کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی کھجوریں ختم نہ ہوئیں) یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے، اور امام ابو عیسی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹/۸۹. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۸۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه، ٥/٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضائل العشرة رضي الله عنهم، ١/٤٨، الرقم: ١٣٣،—

اللهِ ﷺ: أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْعُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

''حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اسے سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

۹۰/ ۲۰. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشَرَةٌ

.... والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، و في فضائل الصحابة، ١/٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٨٣٥، و خيثمة بن سليمان من حديث خيثمة، ١/٩٣، ٩٥۔

٩٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب عبد الرحمن بن عوف ﷺ، ٥/٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ١/٢٤٧، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ١/٣٢، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/١٠٢، الرقم: ٩٠٣۔

فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہم، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُوْنِي بِاللهِ أَبُوْ الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هُوَ أَصَحُّ.

’’حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابوبکر، عمر، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن، ابوعبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتایئے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور (یعنی سعید بن زید خود بھی) جنتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

٢١/٩١. عَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ

٩١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٥، الرقم: ١٤١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٦، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٨، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢،—

النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگِ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر دو زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۲/۲۲. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ

۶۰۲-۵۶۲۳، والشاشي في المسند، ۱/۹٤، الرقم: ۳۱، وأبو يعلى في المسند، ۲/۳۳، الرقم: ۶۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۶/۳۷۰، الرقم: ۱۲۸۷۸، ۹/٤۶، والبزار في المسند، ۳/۱۸۸، الرقم: ۹۷۲، وابن المبارك في الجهاد، ۱/۸۰، الرقم: ۹۳۔

۹۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب طلحة بن عبيد الله، ۵/۶٤٤، الرقم: ۳۷٤۱، والحاكم في المستدرك، ۳/٤۰۹، الرقم: ۵۵۶۲، وأبويعلى في المسند، ۱/۳۹۵، الرقم: ۵۱۵، والبزار في المسند، ۳/۶۰، الرقم: ۸۱۸، وعبد الله بن أحمد في السنة، ۲/۵۶۰-۵۶٤، الرقم: ۱۳۰۹، ۱۳۲۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/٤۵۳، الرقم: ۳۹٤۹۔

اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہنِ مبارک سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٣/٩٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا عليه السلام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: اَلنَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَو شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٩٣: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٤، الرقم:٦٩٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، والشاشي في المسند، ١/٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤۔

''حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابوبکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ وہ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے (یعنی خود اپنا نام لیا)۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۹۴/ ۲٤. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْجَنَّةِ.

۹٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٦٠، الرقم: ٨٢١٠، وفي فضائل الصحابة، ١٢٦٩، ١٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٥٠، الرقم: ٢٢٠١، وفي المعجم الصغير، ١/ ٥٩، الرقم: ٦٢، والحميدي في المسند، ١/ ٤٥، الرقم: ٨٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/ ٢١٥، الرقم: ٩٤۔

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبد الرحمٰن جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا اور امام طبرانی نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۲۵/۹۵. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَّكْتَ بِنَا الرِّكَابَ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

۹۵: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٢٥٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٤٤، الرقم: ١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٥، الرقم: ٣٢٣٢٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٨١، الرقم: ٢٦٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٤٦، الرقم: ٣٨٩، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٨/١٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٦۔

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کاش تم (اپنے اشعار کے ساتھ) ہماری سواریوں کو (تیزی سے) حرکت دیتے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سناؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے قول کی اطاعت بجا لاؤ۔ انہوں نے شعر سنائے۔

’’اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت (بھی) نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب ہم دشمن سے نبرد آزما ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اس کے لئے جنت) واجب ہوگئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۹۶/۲٦. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ،

۹۶: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۱۲۰، الرقم: ۱۵٤۹، وأبوعوانة في المسند، ٤/ ۳٤۸، الرقم: ٦۹۲۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲۹۷، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۸۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۲/ ۳۳۳، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ۷/ ٤۳۰، الرقم: ۸۱٤، وفي

فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۹۷/ ۲۷. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رضي الله عنها قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَزَاةَ الْبَحْرِ فَقَالَ: لِلْمَائِدِ أَجْرُ شَهِيْدٍ وَلِلْغَرِيْقِ أَجْرُ شَهِيْدَيْنِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ. فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فَلَمَّا خَرَجَتْ رَكِبَتْ دَابَّةً فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سمندر

.... الإصابة، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن قانع فی معجم الصحابة، ٢/ ٣٦١، وابن كثير فی البداية والنهاية، ٣/ ٢٩١۔

٩٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/ ١٣٣، الرقم: ٣٢٤، والحميدي في المسند، ١/ ١٦٩، الرقم: ٣٤٩، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/ ٦٦٤، الرقم: ٢٨٦، والشيباني في الآحاد و المثاني، ٦/ ١٠٠، الرقم: ٣٣١٥۔

میں جہاد کرنے والوں کا تذکرہ فرمایا پس آپ ﷺ نے فرمایا: مائد (یعنی وہ شخص جو سمندری سفر میں سمندر کے پانی کی بدبو اور تلاطم امواج کی وجہ سے متلا ہٹ اور دردِ سر میں مبتلا ہو کر) شہید ہو جائے اس کے لئے ایک ثواب اور غریق (سمندر میں ڈوب کر فوت ہو جانے والے) کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ مجھے بھی ان ہی میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے بھی ان میں سے بنا۔ پس وہ کشتی پر سوار ہوئیں، اور جب سمندر سے باہر آئیں تو اپنی سواری پر سوار ہوتے ہوئے اس سے گر کر فوت ہو گئیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حمیدی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَهُ ﷺ وُزَرَاءَ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ

﴿حضور ﷺ کو زمین اور آسمان میں بارگاہِ الٰہی سے وزراء عطا کئے جانے کا بیان﴾

١/٩٨. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْکَائِيْلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے حضرات کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے انہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسرپیکار تھے میں

٩٨: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: المغازي، باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلاَ وَاللهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، [آل عمران، ٣: ١٢٢]، ١٤٨٩/٤، الرقم: ٣٨٢٨، وفي کتاب: اللباس، باب: الثياب البيض، ٢١٩٢/٥، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: في قتال جبريل وميکائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ١٨٠٢/٤، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٥١/١، الرقم: ٣٤، والخطيب التبريزي في مشکاة المصابيح، ٣٨٢/٢، الرقم: ٧٥٧٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٧/١۔

نے انہیں اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا نہ بعد میں کبھی دیکھا یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲/۹۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۹۹: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضي الله عنهما کليهما، ۵/۶۱۶، الرقم: ۳۶۸۰، والحاکم فی المستدرک، ۲/۲۹۰، الرقم: ۳۰۴۷، وابن الجعد فی المسند، ۱/۲۹۸، الرقم: ۲۰۲۶، والديلمی فی مسند الفردوس، ۴/۳۸۲، الرقم: ۷۱۱۱، والمبارکفوری فی تحفة الأحوذی، ۱۰/۱۱۴۔

١٠٠/٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عبداللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں (یعنی دونوں میرے وزراء خاص ہیں)۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠١/٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

١٠٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما كليهما، ٦١٣/٥، الرقم: ٣٦٧١، والحاكم في المستدرك، ٧٣/٣، الرقم: ٤٤٣٢۔

١٠١: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في الخلفاء، ٢٠٨/٤، الرقم: ٤٦٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٥/٣، الرقم: ١٤٨٦٣، وابن حبان في الصحيح، ٣٤٣/١٥، الرقم: ٦٩١٣، والحاكم في المستدرك، ١٠٩/٣، الرقم: ٤٥٥١، ٧٥/٣، الرقم: ٤٤٣٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٣٧/٢، الرقم: ١١٣٤۔

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر ﷺ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کے لئے خلفاء و امراء مقرر کیا جانا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔''

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٠٢/٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ، فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّئٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

١٠٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥/٢١٢، الرقم: ١٨١٦،١٧٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، وفی المعجم الكبير، ٩/١١٢،١١٥، الرقم: ٨٥٨٢، ٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٣٢٢،والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/١٧٧، ٨/٢١٢۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلبِ محمد مصطفیٰ ﷺ تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر دل پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی ہے اور جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔‘‘

اسے امام احمد بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں۔

٦/١٠٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ كَانَ قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُقَبَاءَ وُزَرَاءَ نُجَبَاءَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَزِيْرًا نَقِيْبًا نَجِيْبًا سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ وَسَبْعَةً مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کو سات نقباء (ذمہ دار سرداران)، وزراء، نجباء (شرفاء) عطا نہ کیے گئے ہوں، اور بے شک مجھے چودہ نقباء وزراء اور نجباء عطا کیے گئے ہیں: سات قریش میں سے اور سات مہاجرین میں سے۔‘‘

١٠٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٨، الرقم: ٦٦٥، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ٦٠/١٧٨۔

اس حدیث کو امام احمد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴/۷. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَبْلِي نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وُزَرَاءَ وَإِنِّي أُعْطِيْتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ: حَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ، وَأَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَالْمِقْدَادُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَأَبُوْ ذَرٍّ، وَحُذَيْفَةُ، وَسَلْمَانُ، وَعَمَّارٌ، وَبِـلَالٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: فَقِيْلَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا، وَابْنَايَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَحَمْزَةُ، وَجَعْفَرٌ، وَأَبُوْبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَالْمِقْدَادُ، وَسَلْمَانُ، وَطَلْحَةُ، والزُّبَيْرُ رضی الله عنهم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اسے سات رفقاء، نجباء، وزراء عطا کیے گئے اور بے شک

۱۰۴: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۴۸، الرقم: ۱۲۶۲، وفي فضائل الصحابة، ۱/۲۲۸، الرقم: ۲۷۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۶/۲۱۶، الرقم: ۶۰۴۸۔ ۶۰۴۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۲۸، والبزار في المسند، ۳/۱۰۹، الرقم: ۸۹۶، والشيباني في الآحاد والمثانى، ۱/۱۹۰، الرقم: ۲۴۵، وأبوالمحاسن في معتصر المختصر، ۲/۳۱۴، وابن تمام الرازي في الفوائد، ۲/۲۳۱، الرقم: ۱۵۹۷، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱/۴۱۲، ۴۸۲، والمزي في تهذيب الكمال، ۲۱/۲۲۱، وابن عساكر في تاريخ مدينه دمشق، ۱۰/۴۵۱۔ ۴۵۲، ۱۲/۲۷۰، ۱۳/۲۲۶، ۴۳/۳۸۴، ۶۰/۱۷۸، وابن عبد البر في الاستيعاب، ۳/۱۱۴۰، ۴/۱۴۸۱۔

مجھے چودہ رفقاء، نجباء، وزراء عطا کیے گئے (اور وہ یہ ہیں): حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، مقداد، عبد اللہ بن مسعود، ابو ذر، حذیفہ، سلیمان، عمار، بلال (رضی اللہ عنہم)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابونعیم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ (چودہ نقباء) کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں (خود)، میرے دونوں بیٹے (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما)، حمزہ، جعفر، ابوبکر، عمر، مقداد، سلمان، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۱۰۵. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ بَعْدَكَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَابَكْرٍ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا، لَا يَخَافُ فِي اللهِ تَعَالَى لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کسے امیر بنایا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو تم اُنہیں امانت دار، دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اور آخرت سے رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ تعالٰی کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور اگر تم

۱۰۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۰۸، الرقم: ۸۵۹، والحاكم في المستدرك، ۳/۷۳، الرقم: ٤٤٣٤، والبزار في المسند، ۳/۳۳، الرقم: ۷۸۳، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۸٦، الرقم: ٤٦٣۔

علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/٩. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا۔ پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مدد گار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٠٧/١٠. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ

١٠٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٣٢، الرقم: ٦٦٥٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٤، الرقم: ٤٥٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٨٣، الرقم: ١٠٠٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/٣٧٠، الرقم: ١٧٧٢.

١٠٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٦، الرقم: ٤٤٠٨.

الصِّدِّيْقُ رضي الله عنه مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيْرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غارِ (ثور) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ غزوۂ بدر کے عریش (وہ چھپر جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ دوسرے تھے، وہ قبر میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دوسرے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔''

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠٨/١١. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ إِلَى الْآفَاقِ رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ كَمَا بَعَثَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام الْحَوَارِيِّيْنَ قِيْلَ لَهُ: فَأَيْنَ أَنْتَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَا غِنَى بِي عَنْهُمَا، إِنَّهُمَا مِنَ الدِّيْنِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ اطراف

١٠٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٨، الرقم: ٤٤٤٨.

و اکنافِ عالم میں اپنے نمائندگان بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک (دینِ اسلام کی ترویج کے لئے) میرے ساتھ ساتھ اُن دونوں کا وجود بھی ناگزیر ہے۔ یقیناً یہ دونوں دین میں کان اور آنکھ کا درجہ رکھتے ہیں (یعنی میرے وزراء خاص ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

بَابٌ فِي تَفْضِيْلِهِ ﷺ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

﴿حضور ﷺ کی تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام پر فضیلت کا بیان﴾

١٠٩/١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ بِمَ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ فَيُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَتَدْنُوْ مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَلَا تَرَوْنَ إِلَى مَا أَنْتُمْ فِيْهِ إِلَى مَا بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ

١٠٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: إنا أرسلنا نوحا إلى قومه، ٣/١٢١٥، الرقم: ٣١٦٢، وفي كتاب: التفسير، باب: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا شكورا، ٤/١٧٤٥، الرقم: ٤٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٤، الرقم: ١٩٤، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في الشفاعة، ٤/٦٢٢، الرقم: ٢٤٣٤، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣٥، الرقم: ٩٦٢١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٧، الرقم: ٣١٦٧٤، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤٧، الرقم: ٨٧٩، وأبو عوانة في المسند، ١/١٤٧، الرقم: ٤٣٧، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٨١١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٩، الرقم: ٥٥١٠۔

لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ: أَبُوْكُمْ آدَمُ فَيَأْتُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا آدَمُ، أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ وَأَسْكَنَكَ الْجَنَّةَ أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَنَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ نَفْسِي نَفْسِي اِذْهَبُوْا إِلَى غَيْرِي اِذْهَبُوْا إِلَى نُوْحٍ فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَا نُوْحُ، أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُوْرًا أَمَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ أَلَا تَرَى إِلَى مَا بَلَغَنَا أَلَا تَشْفَعُ لَنَا إِلَى رَبِّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ نَفْسِي نَفْسِي ائْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَيَأْتُوْنِي فَأَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دعوت میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کی دستی کا گوشت پیش کیا گیا یہ آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے کاٹ کاٹ کر تناول فرمانے لگے اور فرمایا: میں قیامت کے روز تمام انسانوں کا سردار ہوں۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیوں فرمائے گا تاکہ دیکھنے والا سب کو دیکھ سکے اور پکارنے والا اپنی آواز (بیک وقت سب کو) سنا سکے اور سورج ان کے بالکل نزدیک آ جائے گا۔ اس وقت بعض لوگ کہیں گے: کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس حال میں ہو، کس مصیبت میں پھنس گئے ہو؟ ایسے شخص کو تلاش کیوں نہیں کرتے جو تمہارے رب کے

حضور تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ کہیں گے: تم سب کے باپ تو حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ پس وہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو جنت میں سکونت بخشی، کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا، نہ آئندہ فرمائے گا۔ مجھے اس نے ایک درخت (کا میوہ کھانے) سے منع فرمایا تھا تو مجھ سے اس کے حکم میں لغزش ہوئی لٰہذا مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ۔ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے: اے سیدنا نوح! آپ اہلِ زمین کے سب سے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام ''عبدًا شکورًا'' (یعنی شکر گزار بندہ) رکھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں ہیں؟ کیا آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ کیا آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت فرمائیں گے؟ وہ فرمائیں گے: میرے رب نے آج غضب کا وہ اظہار فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا اظہار فرمایا تھا اور نہ آئندہ ایسا اظہار فرمائے گا۔ مجھے خود اپنی فکر ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے۔ (باقی حدیث مختصر کر کے فرمایا:) سو تم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمایا جائے گا: یا محمد! اپنا سر اٹھائیں اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، مانگیں آپ کو عطا کیا جائے گا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲/۱۱۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے بولے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سو میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میرے بعد بابِ نبوت بند ہو گیا ہے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۱۱۱. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۱۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: خاتم النبيّين ﷺ، ۳/۱۳۰۰، الرقم: ۳۳۴۱-۳۳۴۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: ذكر كونه ﷺ خاتم النبيّين، ۴/۱۷۹۱، الرقم: ۲۲۸۶، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۴۳۶، الرقم: ۱۱۴۲۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۹۸، الرقم: ۹۱۵۶، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۳۱۵، الرقم: ۶۴۰۵۔

۱۱۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الزكاة، باب: مَنْ سأل الناس تَكَثُّرًا، ۲/۵۳۶، الرقم: ۱۴۰۵، وابن منده في كتاب الإيمان، ۲/۸۵۴، الرقم: ۸۸۴، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳۰، الرقم: ۸۷۲۵، والبيهقي ــ

إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوْا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوْسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز سورج لوگوں کے بہت قریب آ جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا، لوگ اس حالت میں (پہلے) حضرت آدم علیہ السلام سے مدد مانگنے جائیں گے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، پھر بالآخر (ہر ایک کے انکار پر) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے مدد مانگیں گے۔''

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤/١١٢. عَنْ آدَمَ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيْرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًا، كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا يَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ، يَا فُلَانُ اشْفَعْ، حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر

.... في شعب الإيمان، ٢٦٩/٣، الرقم: ٣٥٠٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣٧٧/٢، الرقم: ٣٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٧١/١٠، ووثّقه۔

١١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا، ١٧٤٨/٤، الرقم: ٤٤٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٨١/٦، الرقم: ٢٩٥، وابن منده في الإيمان، ٨٧١/٢، الرقم: ٩٢٧۔

رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: روزِ قیامت سب لوگ گروہ در گروہ ہو جائیں گے۔ ہر امت اپنے اپنے نبی کے پیچھے ہوگی اور عرض کرے گی: اے فلاں! شفاعت فرمایئے، اے فلاں! شفاعت کیجئے۔ یہاں تک کہ شفاعت کی بات حضور نبی اکرم ﷺ پر آ کر ختم ہو گی۔ پس اس روز شفاعت کے لئے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔‘‘

اسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۳/۵. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو اور قریش

۱۱۳: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الفضائل، باب: فضل نسب النبی ﷺ، ۴/۱۷۸۲، الرقم: ۲۲۷۶، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۳، الرقم: ۳۶۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/۱۰۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱۴/۱۳۵، الرقم: ۶۲۴۲، وابن أبي شيبة فی المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۱، والبيهقی فی السنن الکبری، ۶/۳۶۵، الرقم: ۱۲۸۵۲، ۳۵۴۲، وفی شعب الإيمان، ۲/۱۳۹، الرقم: ۱۳۹۱، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۲/۶۶، الرقم: ۱۶۱، وأبو يعلی فی المسند، ۱۳/۴۶۹، الرقم: ۷۴۸۵، واللالکائي فی اعتقاد أهل السنة، ۴/۷۵۱، الرقم: ۱۴۰۰۔

میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا اور پسندیدہ قرار دیا۔‘‘

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٦/١١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جس کی قبر شق ہو گی، اور سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہوں گا اور سب سے پہلا شخص بھی میں ہی ہوں گا جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔‘‘

اسے امام مسلم، ابوداود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١١٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٨، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في التخيير بين الأنبياء عليهم الصلاة والسلام، ٤/٢١٨، الرقم: ٤٦٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم: ١٠٩٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٥٧، الرقم: ٣٥٨٤٩، وابن حبان عن عبد الله رضی الله عنه في الصحيح، ١٤/٣٩٨، الرقم: ٦٤٧٨، وأبو يعلى عن عبد الله بن سلام رضی الله عنه في المسند، ١٣/٤٨٠، الرقم: ٧٤٩٣، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٦٩، الرقم: ٧٩٢، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٤، وفي شعب الإيمان، ٢/١٧٩، الرقم: ١٤٨٦۔

١١٥/٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ، وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ. مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ. وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسَى عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ. وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليهما السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ. وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عليه السلام قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ، قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خود کو حطیم کعبہ میں پایا اور قریش مجھ سے سفرِ معراج کے بارے میں سوالات کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ چیزیں پوچھیں جنہیں میں نے (یاد داشت میں) محفوظ نہیں رکھا تھا جس کی وجہ سے میں اتنا پریشان ہوا کہ اس سے پہلے اتنا کبھی پریشان نہیں ہوا تھا، تب اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے رکھ دیا۔ وہ مجھ سے بیت المقدس کے متعلق جو بھی چیز پوچھتے میں (دیکھ دیکھ کر) انہیں بتا دیتا اور

١١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال، ١/١٥٦، الرقم: ١٧٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٥٥، الرقم: ١١٤٨٠، وأبو عوانة في المسند، ١/١١٦ الرقم: ٣٥٠، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ١/٢٣٩، الرقم: ٤٣٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٧۔

میں نے خود کو گروہ انبیائے کرام علیہم السلام میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے، اور وہ قبیلہ شنوءہ کے لوگوں کی طرح گھنگریالے بالوں والے تھے اور پھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور عروہ بن مسعود ثقفی ان سے بہت مشابہ ہیں، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے مصروفِ صلاۃ تھے اور تمہارے آقا (یعنی خود حضور نبی اکرم ﷺ) ان کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ ہیں پھر نماز کا وقت آ یا، اور میں نے ان سب انبیائے کرام علیہم السلام کی امامت کرائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا: یہ مالک ہیں جو جہنم کے داروغہ ہیں، انہیں سلام کیجئے۔ پس میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے (مجھ سے) پہلے مجھے سلام کیا۔‘‘

اسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١١٦/٨. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/١١٨۔

’’حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں انبیاءِ کرام علیہم السلام کا امام، خطیب اور شفیع ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم نے بھی فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۱۱۷/۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ عزوجل اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى: كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي

۱۱۷: أخرجه الترمذي فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی فضل النبي ﷺ، ۵/۵۸۷، الرقم: ۳۶۱۶، والدارمی فی السنن، باب: (۸)، ما أُعْطِيَ النَّبِيَ ﷺ مِن الفضلِ، ۱/۳۹، ۴۲، الرقم: ۴۷، ۵۴۔

فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: کیا خوب! اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ بڑی بات تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہارِ تعجب سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں۔ بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نجی اللہ ہیں۔ بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا۔ وہ بھی یقیناً ایسے ہی (شرف والے) ہیں۔ سن لو! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

١١٨/ ١٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا. اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (اپنی قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا، الفاظ دارمی کے ہیں۔

١١٩/ ١١. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ

١١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، (٨) باب: ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ١/ ٣٩، الرقم: ٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٧، الرقم: ١١٧، والخلال في السنة، ١/ ٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/ ٢٣٥۔

١١٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ٥/ ٥٩٠، الرقم: ٣٦٢٠، وابن أبي شيبة في—

إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ، وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ، قَالَ: أَرْسِلُوْا إِلَيْهِ، فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ. فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْظُرُوْا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ. ...... قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوْا: أَبُوْطَالِبٍ. فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُوْطَالِبٍ، وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ بِلَالًا، وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے

--------- المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣٣، ٣٦٥٤١، وابن حبان فی الثقات، ١/٤٢، والأصبهانی فی دلائل النبوة، ١/٤٥، الرقم: ١٩، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ١/٥١٩۔

قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچے وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف آنکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کے سردار اور رب العالمین کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ روسائے قریش نے اس سے پوچھا آپ کیسے جانتے ہیں؟ اس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے نمودار ہوئے تو کوئی پتھر اور درخت ایسا نہیں تھا جو سجدہ میں نہ گر پڑا ہو۔ اور وہ صرف نبی ہی کو سجدہ کرتے ہیں نیز میں انہیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔ پھر وہ واپس چلا گیا اور اس نے ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا۔ جب وہ کھانا لے آیا تو آپ ﷺ اونٹوں کی چراگاہ میں تھے۔ راہب نے کہا انہیں بلا لو۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ کے سرِ انور پر بادل سایہ فگن تھا اور جب آپ لوگوں کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ تمام لوگ (پہلے سے ہی) درخت کے سایہ میں پہنچ چکے ہیں لیکن جیسے ہی آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو سایہ آپ ﷺ کی طرف جھک گیا۔ راہب نے کہا: درخت کے سائے کو دیکھو وہ آپ ﷺ پر جھک گیا ہے۔ پھر راہب نے کہا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ ان کا سرپرست کون ہے؟ انہوں نے کہا ابوطالب! چنانچہ وہ حضرت ابوطالب کو مسلسل واسطہ دیتا رہا یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے آپ ﷺ کو واپس (مکہ مکرمہ) بھجوا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور راہب نے آپ ﷺ کے ساتھ زادِ راہ کے طور پر کیک اور زیتون پیش کیا۔“

اسے امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا؟ قَالَ: فَمَا رَكِبَکَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ. قَالَ: فَارْفَضَّ عَرَقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شب معراج براق لایا گیا جس پر زین کسی ہوئی تھی اور لگام ڈالی ہوئی تھی۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری بننے کی خوشی میں) اس براق کے رقص کی وجہ سے آپ ﷺ کا اس پر سوار ہونا مشکل ہوگیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہا ہے؟ حالانکہ آج تک تجھ پر کوئی ایسا شخص سوار نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ ﷺ جیسا معزز و محترم ہو۔ یہ سُن کر وہ براق شرم سے پسینہ پسینہ ہوگیا۔‘‘

اسے امام ترمذی، ابو یعلی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠١، الرقم: ٣١٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٤، الرقم: ١٢٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٢٣٤، وأبو يعلى في المسند، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٥٧، الرقم: ١١٨٥، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/٢٣، الرقم: ٢٤٠٤، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/٤٣٥، الرقم: ١٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٠٦۔

١٢١/١٣. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، قَالَ: فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ ...... فذكر الحديث إلى أن قَالَ: فَيَأْتُوْنَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ، قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: قَالَ أَنَسٌ رضی الله عنه: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَآخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُقَعْقِعُهَا فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَيُقَالُ: مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُوْنَ لِي وَيُرَحِّبُوْنَ بِي فَيَقُوْلُوْنَ: مَرْحَبًا فَأَخِرُّ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَيُقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ يُسْمَعْ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِي قَالَ اللهُ: ﴿عَسَى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا﴾ [الإسراء، ١٧: ٧٩]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٢٢/١٤. وروى ابن ماجه عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا

١٢١/١٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة بني إسرائيل، ٥/٣٠٨، الرقم: ٣١٤٨، وابن ماجه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ذكر الشفاعة، ٢/١٤٤٠، الرقم: ٤٣٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢، الرقم: ١١٠٠٠، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٨٨، الرقم: ١٤٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٣٨، الرقم: ٥٥٠٩۔

فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں روزِ قیامت (تمام) اولادِ آدم کا قائد ہوں گا اور مجھے (اس پر) فخر نہیں، حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہو گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء کرام اس دن میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ تین بار خوفزدہ ہوں گے پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے (اور) میں ان کے ساتھ (ان کی شفاعت کے لئے) چلوں گا۔ ابن جدعان (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں اب بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کی زنجیر کھٹکھٹاؤں گا، پوچھا جائے گا: کون؟ جواب دیا جائے گا: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ چنانچہ وہ میرے لیے دروازہ کھولیں گے اور مرحبا کہیں گے۔ میں (بارگاہِ الٰہی میں) سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد و ثناء کا کچھ حصہ الہام فرمائے گا۔ مجھے کہا جائے گا: سر اٹھایئے، مانگیں عطا کیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، قبول کی جائے گی، اور کہئے آپ کی بات سنی جائے گی۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا۔“

اسے امام ترمذی نے روایت کیا نیز فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اور امام ابن ماجہ نے بھی ان سے ہی روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، قیامت کے روز سب سے پہلے میری

زمین شق ہو گی اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں، سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہو گی اس پر بھی فخر نہیں اور حمدِ باری تعالیٰ کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ میں ہوگا اور مجھے اس پر بھی فخر نہیں۔‘‘

١٢٣/ ١٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (یعنی قبر) شق ہو گی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٤/ ١٦. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى

١٢٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١١، والمباركفورى في تحفة الأحوذى، ٧/٩٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤١۔

١٢٤: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم:٣٥٣٢، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فى فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧۔٣٦٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨، والبيهقى في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمى فى مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥، والحسينى في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندى فى كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ قَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَيْکَ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اس وقت (کافروں سے کچھ ناشائستہ کلمات) سن کر (غصہ کی حالت میں تھے‘ پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسولِ خدا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا‘ پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)‘ تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں داخل کیا۔ پھر ان کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں داخل فرمایا‘ پھر ان کے گھرانے بنائے تو مجھے بہترین گھرانہ (یعنی بنو ہاشم) میں داخل کیا اور بہترین نسب والا بنایا، (اس لئے میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔‘‘

اسے امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٢٥/١٧. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

اسے امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٢٦/١٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنِّي قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللهِ، وَمُوْسَى صَفِيُّ اللهِ، وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ، وَمَعِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ اللهَ ﷻ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي، وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَعُمُّهُمْ بِسَنَةٍ، وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

١٢٥: أخرجه الدارمي فى السنن، باب: (٨) ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ١/٤٠، الرقم: ٤٩، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/٦١، الرقم: ١٧٠، والبيهقى فى كتاب الاعتقاد، ١/١٩٢، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ١٠/٢٢٣، والمناوى فى فيض القدير، ٣/٤٣۔

١٢٦: أخرجه الدارمى فى السنن باب: (٨) ما أعطِيَ النَّبِيَّ ﷺ من الفضل، ١/٤٢، الرقم: ٥٤، والمباركفورى فى تحفة الأحوذى، ٦/٣٢٣۔

’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم آخر میں آنے والے اور قیامت کے دن سب سے سبقت لے جانے والے ہیں۔ میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہتا ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں حبیب اللہ ہوں۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے متعلق وعدہ کر رکھا ہے اور تین باتوں سے اسے (امت کو) بچایا ہے۔ ایسا قحط ان پر نہیں آئے گا جو پوری امت کا احاطہ کر لے اور کوئی دشمن اسے جڑ سے نہیں اکھاڑ سکے گا اور (اللہ تعالیٰ) انہیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔‘‘

اسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

١٢٧/١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ خَمْسَةٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ: نُوْحٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ، وَمُوْسَى، وَعِيْسَى صلوات الله وسلامه عليهم. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالدَّيْلَمِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَإِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کے سردار پانچ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور محمد ﷺ ان پانچوں کے بھی سردار ہیں (اور وہ سردار انبیاءِ کرام یہ ہیں): حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔‘‘

١٢٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٥٩٥، الرقم: ٤٠٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٧، الرقم: ٢٨٨٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٧٢/٦٢۔

اس حدیث کو امام حاکم اور دیلمی نے روایت کیا اور ابن عساکر نے اسی سے ملتی جلتی حدیث روایت کی ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے اگرچہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

۱۲۸/ ۲۰. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ ﷺ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، كَمَا قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَالْخَلَالُ. وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: تمام اولادِ آدم میں سے بہتر (یہ) پانچ ہستیاں ہیں: حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان سب میں سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔''

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں جیسا کہ امام ہیثمی اور خلال نے فرمایا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔

۱۲۹/ ۲۱. عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

۱۲۸: أخرجه البزار في المسند (كشف الأستار)، ۸/ ۲۵۵، برقم: ۲۳۶۸، والخلال في السنة، ۱/ ۲۶٤، الرقم: ۳۲٤، إسناده حسن، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ٤٦٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ٤۷۰، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/ ٥۷۰، والآلوسي في روح المعاني، ۲۱/ ۱٥٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/ ۲٥٥۔

۱۲۹: أخرجه ابن حبان فى الصحيح، ۱٤/ ۳۱۲، الرقم: ٦٤٠٤، والطبرانى في المعجم الكبير، ۱۸/ ۲٥۳، الرقم: ٦۳۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء،—

ﷺ: إِنِّي عِنْدَ اللهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ تَأْوِيْلَ ذٰلِکَ: دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، دَعَا: ﴿وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ﴾ [البقرة، ٢: ١٢٩]، وَبِشَارَةُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَوْلُهُ: ﴿وَمُبَشِّرًا م بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ م بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾، [الصف، ٦١: ٦]. وَرُؤْيَا أُمِّي رَأَتْ فِي مَنَامِهَا أَنَّهَا وَضَعَتْ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں ان کی تاویل بتاتا ہوں کہ جب میرے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی: ''اے ہمارے رب! ان میں، انہی میں سے (وہ آخری اور برگزیدہ) رسول (ﷺ) مبعوث فرما۔'' اور حضرت عیسٰی بن مریم علیہ السلام کی بشارت کے بارے میں بھی جبکہ انہوں نے کہا: ''اور اُس رسولِ (معظم ﷺ) کی (آمد آمد کی) بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (ﷺ) ہے۔'' اور میری والدہ محترمہ

.... ٦/٤٠، وفي دلائل النبوة، ١/١٧، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٥٦، الرقم: ٤١٧٤، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٤٩، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٨٣، والطبري في جامع البيان، ٦/٥٨٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٨٥، وفي البداية والنهاية، ٢/٣٢١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥١٢، الرقم: ٢٠٩٣، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٢٣، وقال: واحد أسانيد أحمد رجاله رجال الصحيح غير سعيد بن سويد وقد وثقه ابن حبان۔

کے خواب کے بارے میں جبکہ انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ انہوں نے ایک ایسے نور کو جنم دیا جس سے شام کے محلات بھی روشن ہو گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، طبرانی، ابونعیم، حاکم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۱۳۰ / ۲۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّالَكَائِيُّ.

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ کو چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھر سے بڑھ کر بہتر کوئی گھر دیکھا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۱ / ۲۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَى بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ،

۱۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/ ٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢١٧.

۱۳۱: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/ ١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/ ٤٣٧.

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِکَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اللہ أکبر، اللہ أکبر، أشھد أن لا إلہ إلا اللہ دو مرتبہ کہا، أشھد أنّ محمدا رسول اللہ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔“

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٣٢/٢٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ علیہ السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَکَ اسْمُکَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِکَ فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِکَ،

١٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١٨٢/٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٣١٣/٦، الرقم: ٦٥٠٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٣/٨، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٩٤/١١۔

فَأَوْحَى اللهُ ﷯ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ پس حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ لکھا ہوا دیکھا لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی ہستی ہے جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد ﷺ) تیری نسل میں سے آخری نبی ہیں اور ان کی امت بھی تیری نسل کی آخری امت ہوگی اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۱۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّخَذَ اللهُ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَمُوْسَى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيْبًا، ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُوْثِرَنَّ حَبِيْبِي عَلَى خَلِيْلِي وَنَجِيِّي.

۱۳۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/۱۸۵، الرقم: ۱۴۹۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۴۲۲، الرقم: ۱۷۱۶، والسيوطي في الفتح الكبير، ۱/۲۹، وفي جامع الأحاديث، ۱/۲۹، الرقم: ۱۶۹، والهندي في كنز العمال، ۱/۲۲۷۸، الرقم: ۳۱۸۹۳، والمناوي في فيض القدير، ۱/۱۰۹۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالسَّيُوطِيُّ وَالْهِنْدِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (اپنا) خلیل بنایا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے ساتھ کلام و سرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے اپنا حبیب بنایا اور پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی! میں ضرور اپنے حبیب کو اپنے خلیل و کلیم پر ترجیح و فوقیت دوں گا۔''

اسے امام بیہقی، دیلمی، سیوطی اور ہندی نے روایت کیا ہے۔

١٣٤/٢٦. عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِأَسَانِيْدَ، وَأَحَدُهَا حَسَنٌ.

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے نبی ﷺ جملہ انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل ہیں۔''

اسے امام طبرانی نے دو اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے ان میں سے ایک حسن ہے۔

١٣٥/٢٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

١٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/٧٥، الرقم: ٩٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٣، ٩/١٦٦۔

١٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٤٥٥، الرقم: ١٢٢٨٩، و في المعجم الأوسط، ٤/٧٥، الرقم: ٣٦٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٢٨٧، الرقم: ٣٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٢٠/١٠٢، و ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٦، والسيوطي في جامع الأحاديث، ٤/٤٦٢، الرقم: ١٢٨٠٨۔

سَأَلْتُ رَبِّي مَسْأَلَةً، فَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ، قُلْتُ: يَا رَبِّ، قَدْ كَانَتْ قَبْلِي رُسُلٌ، مِنْهُمْ مَنْ سُخِّرَتْ لَهُمُ الرِّيَاحُ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى، قَالَ: أَلَمْ أَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ ضَالًّا فَهَدَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَجِدْكَ عَائِلًا فَأَغْنَيْتُكَ؟ أَلَمْ أَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْتُ عَنْكَ وِزْرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَبِّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمَقْدَسِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے سوال کیا پھر میں نے خواہش کی کہ کاش میں نے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا: الٰہی! بیشک مجھ سے پہلے پیغمبر گزرے جن کے لئے ہوا کو مسخر کیا گیا۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے مُردے زندہ کئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے حبیب!) کیا میں نے آپ کو یکتا نہیں پایا تو اپنے پاس ٹھکانہ دیا کیا میں نے آپ کو اپنی محبت میں وارفتہ و بے خود نہیں پایا تو آپ کی (اپنی ذات کی طرف) رہنمائی کی، کیا میں نے آپ کو (وصالِ حق کا) طالب نہیں پایا تو آپ کو (اپنی لذتِ دیدار سے نواز کر ہمیشہ کے لئے ہر طلب سے) بے نیاز کر دیا۔ کیا میں نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لئے) کشادہ نہیں فرما دیا اور میں نے آپ کا (غمِ امت کا) بار آپ سے اتار نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: ہاں! مالک (تو نے یہ تمام شرف مجھے عطا کئے ہیں)۔‘‘

اسے امام طبرانی اور مقدسی نے روایت کیا ہے۔

١٣٦/٢٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا

١٣٦: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٣٨، الرقم: ٤٦، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٨١، الرقم: ٣٣٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٢٩، الرقم:—

عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ، فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، بِمَ فَضَّلَهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ: إِنَّ اللهَ قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ: ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ﴾ [الأنبياء، ٢١:٢٩]، وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ [الفتح، ٤٨: ١-٢]، قَالُوْا: فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ﴾ [إبراهيم، ١٤:٤]، وَقَالَ اللهُ ﷻ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا﴾ [سبأ، ٣٤: ٢٨]، فَأَرْسَلَهُ اللهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو جملہ انبیاء کرام اور تمام اہل آسمان پر فضیلت بخشی ہے۔ تو لوگوں نے عرض کیا: اے ابن عباس! اللہ تعالیٰ نے انہیں اہل آسمان پر کیسے فضیلت دی؟ انہوں نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کے لئے فرمایا: ’’اور ان میں سے کون ہے جو کہہ دے کہ میں اس (اللہ) کے سوا معبود ہوں سو ہم اسی کو دوزخ کی سزا دیں گے، اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔‘‘ اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے فرمایا: ’’(اے حبیب مکرم!) بیشک ہم نے آپ کے لئے (اسلام کی) روشن فتح

.... ١١٦١٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٧٣، الرقم: ١٥١، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ٣/ ٢٦٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥٣٩ـ ٥٤٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤ـ

(اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا۔ (اس لئے کہ آپ کی عظیم جدوجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے تاکہ آپ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی امت (کے ان تمام افراد) کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔'' لوگوں نے عرض کیا: آپ ﷺ کی انبیاء کرام پر کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ۔'' اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے فرمایا: ''اور (اے حبیب مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لئے خوشخبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔'' سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنات و انسانوں کے لئے رسول بنایا۔''

اس حدیث کو امام دارمی، حاکم، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے، اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٣٧/٣٣. وَقَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ ﷻ قَدْ فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ ﷻ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَّالُ (٢٣٤-٣١١هـ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا میرے نزدیک وہ زندیق ہے اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی اور اسے قتل کیا جائے گا کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی

١٣٧: أخرجه ابن الخلال في السنة، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

اکرم ﷺ کو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔‘‘ اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیب مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!‘‘ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آدم علیہ السلام کو بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اسے امام یزید بن خلال (۲۳۴۔۳۱۱ھ) نے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

مصادر التخریج

١۔ **القرآن الحکیم۔**

٢۔ **آلوسی**، ابو الفضل شہاب الدین السید محمود (م ١٢٧٠ھ/١٨٥٤ء)۔ **روح المعاني في تفسیر القرآن العظیم والسبع المثاني۔** بیروت، لبنان: دار الاحیاء التراث۔

٣۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔ ٦٣٠ھ/١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ **الکامل في التاریخ۔** بیروت، لبنان: دار صادر، ١٩٧٩ء

٤۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابة۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٥۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٦۔ **احمد بن محمد**، بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ (٢٠٣۔٢٢٦ھ)۔ **مسائل الإمام أحمد۔** الدار العلمیۃ دہلی، انڈیا: ١٩٨٨ء۔

٧۔ **ابن اسحاق**، محمد بن اسحاق بن یسار (٨٥۔١٥١ھ)۔ **السیرة النبویة۔** معھد الدراسات والابحاث للتعریب۔

٨۔ **ابن اسحاق**، ابو أحمد محمد بن محمد بن احمد (٢٨٥۔٣٧٨ھ)۔ **شعار أصحاب الحدیث۔** دار الخلفاء، الکویت۔

۹۔ **البانی**، محمد ناصر الدین (۱۳۳۳۔۱۴۲۰ھ/۱۹۱۴۔۱۹۹۹ء)۔ **سلسلة الأحاديث الصحيحة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۰۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **التاريخ الكبير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۲۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۱۳۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **معالم التنزيل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۴۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۱۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۷۔ **بیہقی**، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الكبرى**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

١٨۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/ ۹۹۴۔ ۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١٩۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

٢٠۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۱۲ء۔

٢١۔ تھانوی، اشرف علی (۱۲۸۰۔۱۳۶۲ھ/۱۸۶۳۔۱۹۴۳ء)۔ نشر الطیب في ذکر النبي الحبیب ﷺ۔ کراچی، پاکستان: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ۱۹۸۹ء۔

٢٢۔ جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ تاریخ جرجان۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٢٣۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/ ۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

٢٤۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ زاد المسیر في علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

٢٥۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوۃ۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

٢٦۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/

۱۱۱٦-۱۲۰۱ء)۔ المنتظم في تاريخ الملوك والأمم۔ بيروت، لبنان: دار صادر، ۱۳۵۸ھ۔

٢٧۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰-۵۷۹ھ/ ۱۱۱٦-۱۲۰۱ء)۔ الوفا بأحوال المصطفى ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٢٨۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت۔ لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/ ۱۹۹۰۔

٢٩۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر و التوزیع۔

۳۰۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ معرفة علوم الحدیث۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ۱۳۹۷ھ۔

۳۱۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴- ۹٦۵ء)۔ الثقات۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ۔

۳۲۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴- ۹٦۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۳۳۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ الإصابة في تمييز الصحابة۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۳٤۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/

۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ تهذيب التهذيب۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۳۵۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔ ۱۴۴۹ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۳۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۳۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی للمطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۳۸۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹/ ۱۹۷۹ء۔

۳۹۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۴۰۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۴۱۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السيرة الحلبية**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۴۲۔ **ابن حیان**، ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری (۲۷۴۔ ۳۶۹ھ)۔

طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ۔

٤٣۔ ابن حیان، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حبان اصبہانی، ابو محمد (۲۷۴۔۳۶۹ھ)۔ العظمۃ۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ

٤٤۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

٤٥۔ خطابی، حمد بن محمد بن إبراہیم الخطابی البستی (۳۱۹۔۳۸۸ھ)۔ إصلاح غلط المحدثین۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۷ھ۔

٤٦۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٧۔ الخطیب، ابو العباس احمد بن احمد (م ۸۱۰ھ)۔ وسیلة الإسلام بالنبي علیه الصلاۃ والسلام۔ بیروت، لبنان: دار المغرب الاسلامی، ۱۹۸۴ء۔

٤٨۔ خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنۃ۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

٤٩۔ ابن خیاط، خلیفہ ابو عمر اللیثی العصفری (۱۶۰۔۲۴۰ھ)۔ الطبقات۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

٥٠۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

٥١۔ دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/ ۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۵۲۔ **ابو داود،** سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۵۳۔ **ابن ابی الدنیا،** ابوبکر عبد اللہ بن محمد القرشی (۲۰۸۔۲۸۱ھ)۔ **کتاب التهجد و قيام الليل۔** الریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید، ۱۹۸۰ء۔

۵۴۔ **دولابی،** ابو بشر محمد بن احمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ **الذرية الطاهرة۔** کویت: الدار السلفیۃ، ۱۴۰۷ھ۔

۵۵۔ **دیلمی،** ابو شجاع شیرویہ بن شهردار بن شیرویہ الدیلمی الهمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ **مسند الفردوس۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۶۔ **ذهبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذهبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال۔** بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۵۷۔ **ذهبی،** شمس الدین محمد بن احمد الذهبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سير أعلام النبلاء۔** بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۸۔ **ابن راهویہ،** ابو یعقوب إسحاق بن إبراهیم بن مخلد بن إبراهیم بن عبد اللہ (۱۶۱۔۲۳۷ھ/۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء۔

۵۹۔ **رویانی،** ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (۳۰۷ھ)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۶۰۔ **زرقانی،** ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح المواهب اللدنية۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

٦١۔ **زمخشری**، محمود بن عمر (۴۶۷۔۵۳۸ھ)۔ **الفائق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٢۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ۱۴۱۴ھ۔

٦٣۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

٦٤۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

٦٥۔ **سمرقندی**، نصر بن محمد بن احمد ابو اللیث۔ **تفسیر السمرقندي**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٦٦۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الباهر في حُکم النبي ﷺ بالباطن والظاهر**۔ القاهرة، مصر: دار السلام، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷م۔

٦٧۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۴۲۵ھ۔

٦٨۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الحاوي للفتاوی**۔ لائلپور، پاکستان: المکتبة النوریة الرضویة، ۷۹۲ھ۔

٦٩۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان:

مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۷۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔ ۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

۷۱۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۷۲۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۷۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۷٤۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۷۵۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۷٦۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۷۷۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/

۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الصغیر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۷۸۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ۔

۷۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۸۰۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۸۱۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۸۲۔ **طیالسی**، ابو داود سلیمان بن داود جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۸۳۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الأوائل**۔ کویت: دار الخلفاء لکتاب الکویت۔

۸۴۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۸۵۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۸۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

٨٧۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔١٠٧١ء)۔ الاستذکار۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ، ٢٠٠٠ء۔

٨٨۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ التفسیر۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد۔

٨٩۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٩٠۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ الجزء المفقود من الجزء الأول من المصنف۔ بیروت، لبنان + لاہور، پاکستان: مؤسسۃ الشرف، ١٤٢٥ھ/ ٢٠٠٥ء۔

٩١۔ **عبد اللہ**، بن احمد بن حنبل (٢١٣۔٢٩٠ھ)۔ السنۃ۔ دمام: دار ابن قیم، ١٤٠٦ھ۔

٩٢۔ **عجلونی**، ابو الفداء إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (١٠٨٧۔١١٦٢ھ/ ١٦٧٦۔١٧٤٩ء)۔ کشف الخفا ومزیل الألباس۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ۔

٩٣۔ **ابن عدی**، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ۔٣٦٥ھ)۔ الکامل في ضعفاء الرجال۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٨ء۔

٩٤۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔٥٧١ھ/١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ تاریخ دمشق الکبیر (المعروف بہ: تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/ ٢٠٠١ء۔

٩٥۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠۔٣١٦ھ/ ٨٤٥۔

٩٢٨ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٩٦۔ **العیدروسي**، عبد القادر بن شیخ بن عبد اللہ (٩٧٨ھ/١٠٧٣ء)۔ النور السافر۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤٠٥ھ۔

٩٧۔ **فسوی**، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ المعرفة والتاریخ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٩ء۔

٩٨۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ الشفا بتعریف حقوق المصطفی ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

٩٩۔ **ابن قانع**، عبد الباقی (٢٦٥۔٣٥١ھ)۔ معجم الصحابة۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

١٠٠۔ **ابن قدامہ**، ابومحمد عبد اللہ بن احمد المقدسی (٦٢٠ھ)۔ المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشیباني۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

١٠١۔ **قرطبی**، ابوعبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحيٰ بن مفرج أموی (٢٨٤۔٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔٩٩٠ء)۔ الجامع لأحکام القرآن۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١٠٢۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوین في أخبار قزوین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٧ء۔

١٠٣۔ **قسطلانی**، ابوالعباس احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک بن احمد بن محمد بن حسین بن علی (٨٥١۔ ٩٢٣ھ/ ١٤٤٨۔١٥١٧ء)۔ المواهب اللدنية بالمنح المحمدية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

۱۰۴۔ **قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/۱۰۵۶۔ ۱۱۱۳ء)۔ تذکرة الحفاظ۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۱۰۵۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ البدایة والنهایة۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۰۶۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ تفسیر القرآن العظیم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۰۷۔ **کلاعی**، ابو الربیع سلیمان بن موسی الکلاعی الأندلسی (۵۶۵۔۶۳۴ھ)۔ الاکتفاء في مغازي رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء۔ بیروت، لبنان، مکتبة الهلال، ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء۔

۱۰۸۔ **لالکائی**، ابو قاسم ہبة الله بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الکتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۰۹۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۱۱۰۔ **مالک**، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربي، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

۱۱۱۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔ ۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۱۲۔ **ابن مبارک**، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸۔۱۸۱ھ/۷۳۶۔

۷۹۸ء)۔ المسند۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۷ھ۔

١١٣۔ **مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١١٤۔ **ابو محاسن**، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ معتصر من المختصر من مشكل الآثار۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١١٥۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ تهذيب الكمال۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

١١٦۔ **مسلم**، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١١٧۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

١١٨۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد حنبلی (۶۴۳ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ فضائل بیت المقدس۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

١١٩۔ **مقرئی**، ابو عمرو عثمان بن سعید دانی (۳۷۱۔۴۴۴ھ)۔ السنن الواردة في الفتن۔ الریاض: سعودی عرب، ۱۴۱۶ھ۔

١٢٠۔ **مناوی**، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔۱۶۲۱ء)۔ فيض القدير شرح الجامع الصغير۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

١٢١۔ **ابن مندہ**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔

الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۲۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔

۱۲۳۔ **نسائی**، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۱۲۴۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۱۲۵۔ **ابو نعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اِسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶۔۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ دلائل النبوة۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء۔

۱۲۶۔ **نمیری**، ابو زید عمر بن شبہ البصری (م۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینة۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیة، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء۔

۱۲۷۔ **نیشاپوری**، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی (م ۴۰۶ھ)۔ شرف المصطفیٰ ﷺ۔ مکة المکرّمة، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۱۲۸۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۱۲۹۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔

١٤٠٥ء)۔ موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ۔

١٣٠۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (٢١٣ھ/ ٨٢٨ء)۔ السيرة النبوية۔ بيروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١١ھ۔

١٣١۔ **ابن ہمام**، محمد بن محمد بن علی (٦٧٧۔٧٤٥ھ)۔ سلاح المؤمن في الدعاء، دمشق، شام: دار ابن کثیر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٣ء۔

١٣٢۔ **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/ ٨٢٥۔٩١٩ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔